هفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۴ ذی قعد ۱۳۸۵ھ
۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ◎ لاہور

۲۵ پیسے

درسِ حدیث

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی

ماں باپ کو گالی دینا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قِیْلَ ہَلْ یَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کبیرہ گناہوں میں سے آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے۔ عرض کیا گیا۔ کیا آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حل الفاظ

الکبائر: گناہ کبیرہ اور صغیرہ دو قسم ہے۔ اور ان کی تعریفوں میں اختلاف بہی ہے۔ لیکن راجح یہ ہے کہ جس گناہ پر کوئی وعید آئی ہے وہ کبیرہ ہے جس پر کوئی وعید نہیں صرف ممانعت آئی ہے وہ صغیرہ۔

نعم: یعنی ہاں ہاں۔ آدمی ماں باپ کو گالی اس طرح دیتا ہے کہ ان کو گالی دینے کا سبب بن جاتا ہے۔ اگر یہ دوسرے کے باپ یا ماں کو گالی نہ دیتا تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا تو اس نے ہی گالی دلوائی ہے گو خود نہیں دی ہے — یہ مجازاً گالی دینا ہوا۔

تشریح ماں باپ کا اس قدر احترام لازم ہے کہ خود بُرا کہنا تو درکنار بُرا کہنے کا سبب بننا بھی گناہ کبیرہ ہے جو عبادت سے خود بخود معاف نہ ہوگا صرف توبہ سے اور ان سے معاف کرانے سے معاف ہو سکتا ہے اور اس سے اس کا عکس بھی سمجھ میں آجاتا ہے کہ احترام اس کا فریضہ ہے اور احترام کا سبب بننا بھی فریضہ ہے۔ کہ یہ دوسرے کے ماں باپ کا احترام کرے تاکہ دوسرے اس کے ماں باپ کا احترام کریں۔ گناہ دونوں کو ہوگا۔ مگر اول شخص کو دوگنا۔ ایک دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینے کا، ایک اپنے ماں باپ کو گالی دلوانے کا۔ اور دوسرے کو صرف ایک۔ اس حدیث سے ایک فائدہ کلیہ نکل آیا جو سینکڑوں مسئلوں میں کام دے گا کہ حرام کا سبب بھی حرام ہے گو خود اس حرام کا ارتکاب نہ کر پائے۔

قطع تعلقات

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّہْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ہٰذَا وَ یُعْرِضُ ہٰذَا وَ خَیْرُہُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑ سکے کہ دونوں ملتے ہوں تو یہ بھی منہ پھیر لے یہ بھی منہ پھیر لے اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ (بخاری مسلم)

حل الفاظ

اخاہ۔ اپنے بھائی کو، اس سے نسب کا بھائی نہیں ایمانی بھائی مراد ہے۔ جس کو قرآن شریف میں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (سب مسلمان بھائی بھائی ہیں) فرمایا ہے۔

یَلْتَقِیَانِ۔ باب افتعال سے ہے۔ مگر تفاعل کے معنے میں ہے ایک دوسرے سے ملنا۔ مگر یہاں مجازی معنے ایک دوسرے کے سامنے ہونے کے ہیں۔ آگے کے لفظ اس کی دلیل ہیں کہ مجازی معنے مراد ہیں۔ کیونکہ منہ پھیرنے میں ملاقات کہاں ہے۔

تشریح

حلال نہیں کے لفظ بتاتے ہیں کہ تین دن سے زیادہ قطع تعلقات رکھنا حرام اور سخت گناہ ہے۔ لیکن علامہ ابن عبدالرحمٰن نے اجماع نقل کیا ہے کہ اس شخص کو تین دن سے زیادہ جائز ہے جس کو اس سے دین میں نقصان پہنچنے کا یا دنیا کا یا جان مال کا خطرہ ہو۔ علمائے حدیث نے تین دن کی گنجائش کا یہ نکتہ لکھا ہے کہ اس میں انسان کی فطرت کی رعایت ہے۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں غصہ ہے تو ایک دن تو غصہ فرو ہونے کے لئے ہے۔ دوسرا دن سوچنے کے لئے اور تیسرا دن جذبات کے لئے۔ انسانی فطرت کی رعایت کے بعد تین کے بعد حرام ہے گناہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑنے کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ ملنے کے وقت یہ ادھر منہ پھیر لے وہ اُدھر۔ پھر اوّل سلام کرنے والے کو خیر فرمایا۔ یہ اشارہ ہے کہ سلام کرنے سے اور جواب دینے سے وہ چھوٹ چھٹاؤ ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہ ذریعہ میل کا بن جاتا ہے۔ چنانچہ طبرانی کی روایت کے یہ لفظ بھی ہیں۔ وَرُجُوْعُہٗ اَنْ یَّاْتِیَ یُسَلِّمَ کہ اس حالت سے رجوع یہ ہے کہ آئے اور سلام کرے۔ اور ایک روایت میں یہ اور زائد ہے۔ وَالَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ یَسْبِقُ اِلَی الْجَنَّۃِ کہ جو اول سلام کرے گا وہ اوّل جنّت میں جائے گا۔

غرض مسلمانوں کے ایک دوسرے پر جو حق ہیں ان میں سے کچھ تو باب ۱ حدیث ۱ میں گذرے۔ پھر ۱۳، ۱۴ میں ہیں۔ ایک حق یہ ہے مگر یہ سب سے زیادہ اہم ہے کہ اس کے خلاف کرنا حرام ہے سخت گناہ ہے۔

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
٦٧٥٤٥

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۱ | ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء | شمارہ ۴۴

صوبائی کابینہ کے دو اہم فیصلے

مغربی پاکستان میں بچوں کے اغوا اور بردہ فروشی کی وارداتیں جس تیزی سے پھیل رہی ہیں اس کا تذکرہ اخبارات و رسائل میں ہر روز ہوتا رہتا ہے ادارہ خدام الدین بھی کئی مرتبہ اپنے ادارتی نوٹوں میں اس بڑھتے ہوئے جرم کی نشاندہی کر چکا ہے اور اس نے حکومت سے بار بار درخواست کی ہے کہ وہ اس وبا کا مکمل انسداد کرے اور ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے سخت سے سخت اور عبرتناک سزائیں مقرر کرے تا کہ کسی شخص کو یہ انسانیت سوز جرم کرنے کی ہمت و جرأت نہ ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ اب مغربی پاکستان کی کابینہ نے مرکزی حکومت سے سفارش کی ہے کہ وہ پاکستان کے ضابطۂ تعزیرات میں ترمیم کر کے دس سال سے کم عمر کے لڑکوں کا اغوا کرنے والوں کے لئے سزائے موت مقرر کرے — علاوہ ازیں کابینہ نے صوبائی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ایسا مسودۂ قانون پیش کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے جس کی رُو سے بگڑے ہوئے بچوں کی اصلاح کے لئے ادارے قائم کئے جائیں گے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے ایک جامع نظام مرتب کیا جائے گا۔

صوبائی وزیر قانون جناب غلام نبی میمن نے لاہور کی پریس کانفرنس میں اس فیصلے کا انکشاف کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے۔ کہ کابینہ نے یہ اہم فیصلہ عوام کے شدید اصرار کی بناء پر کیا ہے اور وہ اس سلسلے میں رائے عامہ کے ہمنوا اور مؤید ہیں — ہمیں خوشی ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے اس معاملے میں اپنا فرض ادا کیا ہے اور توقع رکھتے ہیں کہ مرکزی حکومت اس اہم سفارش کو عملی جامہ پہنانے میں کوئی پس و پیش نہیں کرے گی۔

کمسن بچوں کا اغوا ایک ایسا گھناؤنا اور شرمناک جرم ہے جس سے زیادہ وحشیانہ جرم ذہن میں نہیں آ سکتا اور سچ پوچھئے تو اس کی سنگینی کے سامنے قتل کا جرم بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر کسی بچے کو اُس کے والدین کے سامنے ذبح کر دیا جائے تو کچھ عرصہ تک اُس کے غم میں گھلنے اور جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کے بعد انہیں کسی نہ کسی طرح صبر آ ہی جاتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ان کا لختِ جگر اور آنکھوں کا تارا ہنستا کھیلتا اچانک غائب ہو جائے تو اُن کے لئے دنیا تاریک ہو جاتی ہے اور وہ اپنے نورِ نظر کے لئے عمر بھر تڑپتے رہتے ہیں۔ بھلا وُہ بدنصیب والدین اپنے سینے پر صبر کا پتھر کس طرح رکھ سکتے ہیں۔ جن کا معصوم بچہ پوشاک بدل کر اپنے ہمجولیوں کے ساتھ کھیلتا کودتا اسکول گیا تھا لیکن واپس نہیں لوٹا۔ یا وہ ہنسی خوشی سودا سلف خریدنے گلی کی نکڑ تک گیا تھا مگر خود سودا بن گیا اور پھر اُسے گھر کی صورت دیکھنا نصیب نہ ہوئی — اب والدین گھر بیٹھے کبھی یہ سوچتے ہیں کہ ظالم اغوا کنندگان نے اُسے کسی دوسرے ملک میں لے جا کر غلاموں کی طرح فروخت کر دیا ہو گا۔ کبھی یہ خیال کر کے مضطرب و بے تاب اور جاں بلب ہو جاتے ہیں کہ اُس کے ہاتھ پیر توڑ کر اُسے ہمیشہ کے معذور اور گداگری پر مجبور نہ کر دیا گیا ہو — غرض والدین کی خوشیوں اور آرزوؤں کا لہلہاتا ہوا چمن ویران ہو کر رہ جاتا ہے اور بچے کی جدائی کا غم انہیں عمر بھر خون کے آنسو رلاتا ہے۔ جب دیکھئے آہیں بھرتے اور سسکیاں لیتے نظر آئیں گے غم ان کی قسمت کا نوشتہ بن جاتا ہے۔ مسرتیں اور خوشیاں اُن کی زندگی سے رخصت ہو جاتی ہیں۔ انتظار کرتے کرتے آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ پولیس کے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ پیروں فقیروں سے دعائیں کراتے ہیں۔ اخباروں میں اشتہار دیتے ہیں۔ جہاں کوئی نشاندہی کرے لپکے چلے جاتے ہیں۔ دوڑ دھوپ میں کسر نہیں چھوڑتے۔ مختصر یہ کہ گھر کی پونجی بھی لٹاتے ہیں اور جان بھی کھپاتے ہیں لیکن گوہرِ مقصود ہاتھ نہیں آتا۔ راتیں آنکھوں میں کٹ جاتی ہیں اور دن تلاش و جستجو میں — کبھی امید بندھ جاتی اور کبھی یاس کے تاریک سائے دماغ و دل پر چھا جاتے ہیں۔ اور امید و یاس کی اسی روح فرسا کشمکش میں زندگی گزر جاتی ہے مگر بدنصیب والدین کو زندگی کے آخری سانس تک یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان کے کلیجے کا ٹکڑا جو ایک عرصہ پیشتر لاپتہ ہوا تھا زندہ ہے یا موت کی آغوش میں چلا گیا ہے۔ اور اگر زندہ ہے تو کہاں ہے اور کس حال میں ہے؟

اندازہ فرمایئے! یہ خیال آتے ہی والدین پر کیا کیا نہ گزرتی ہو گی۔ کیا اسی ایک تصور کے پیشِ نظر کلیجہ منہ کو نہیں آ جاتا اور اگر آ جاتا ہے اور یقیناً آ جاتا ہے تو وہ لرزہ خیز مظالم اس کے علاوہ ہیں جو اغوا کنندگان معصوم بچوں پر ڈھاتے ہیں — اخباری اطلاعات کے مطابق بچوں کو چوری، جیب تراشی اور گداگری کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ بچوں کی ہیئت گدایانہ اور قابلِ رحم بنانے کی غرض سے اُن کی آنکھیں پھوڑی جاتی ہیں اور ہاتھ پاؤں توڑے جاتے ہیں اور ایسا بھی سننے میں آیا ہے کہ اغوا شدہ بچوں کو غلام بنا کر غیر ملکوں میں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے اغوا کا جرم اور اس کے بعد مظالم اسقدر سنگین ہیں کہ ان کے تصور سے بھی انسان کانپ اٹھتا ہے۔ چنانچہ جو شقی القلب افراد اس جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جن کے ہاتھوں کے بے شمار بندے ایک مستقل کرب اور نہ ختم ہونے والی اذیت کسی نرمی کے مستحق نہیں۔ مرکزی حکومت کو فوری طور پر اس جرم کی بیخ کنی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور تعزیرات پاکستان میں مغربی پاکستان کی کابینہ کی سفارش کی روشنی میں فوراً ترمیم کر دینی چاہیئے۔ ہمارے نزدیک مرکزی حکومت کا یہ اقدام نہ صرف یہ کہ عوامی مطالبے کو پورا کرنے کے مترادف ہو گا بلکہ انسانیت کی بھی بہت بڑی خدمت ہو گا۔

ہم اس موقع پر حکومت مغربی پاکستان کے اس حق پسندانہ فیصلے کی ستائش کے بعد یہ گذارش کر دینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ محض قانون میں ترمیم سے ہی یہ مسئلہ حل نہیں

(باقی صفحہ ۱۷ پر)



۱۶ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء ۰۰۰۰

نیکیوں پر گھمنڈ ہرگز نہ کیجیے

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

مرتبہ: محمد عثمان غنی بی اے واہ کینٹ حال وارد لاہور

الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی ؛ امابعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

بزرگانِ محترم! سب سے پہلے تو میں کہا کرتا ہوں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں کہ اس نے اس گئے گزرے دور میں ہمیں مل بیٹھ کر اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی اللہ تعالیٰ اگر نیکیوں کی توفیق عطا فرمائیں تو اس کو محض اللہ کا فضل سمجھنا چاہیئے - یہ ہمارا کوئی کمال نہیں ہے - نیکی کی توفیق حاصل ہوجانا اور بات ہے - مگر بعض اوقات یہ توفیق گھمنڈ کے باعث سلب بھی ہوجایا کرتی ہے اس لئے ہمیشہ یہ دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کے بعد گمراہی سے بچائے - ایک نبوت ہی ہے جو سلب نہیں ہوتی - حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کبھی بھی گھمنڈ نہ کرو کہ ہم بڑے نیک ہوگئے ہیں - ہم بڑے، ذاکر وشاغل ہیں - اولیا کی ولایت بھی گھمنڈ اور بداعمالیوں سے سلب ہوسکتی ہے اور حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کئی بڑے بڑے عالموں کے ایمان بھسم ہوتے دیکھے ہیں - حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ قبر سے ورے ورے ایمان کا ہروقت خطرہ ہے - اس لئے ہمیشہ رجعت قہقری سے پناہ مانگا کیجئے - ہمارے اسلاف باوجود اپنے وقتوں کے یکتائے روزگار اور کامل و اکمل اولیاء اللہ ہونے کے بھی اپنے کمالات کو کوئی وقعت نہ دیتے تھے - اور اپنے دستخطوں کے ساتھ بڑے ادنیٰ قسم کے الفاظ لکھا کرتے تھے - ہمارے حضرت رحمتہ اللہ علیہ اپنے نام کے ساتھ "احقر الانام" لکھا کرتے تھے - یعنی "سب سے زیادہ حقیر اور ذلیل" حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمتہ اللہ واں بھچراں والے اپنے آپ کو "لاشئی" لکھا کرتے تھے - یعنی "کچھ بھی نہیں" - حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ باوجود شیخ العرب والعجم ہونے کے اپنے نام کے ساتھ لکھا کرتے تھے "ننگ اسلاف" حسین احمد یعنی "اپنے پرانے اکابر کے لئے جس کا وجود باعثِ شرم وننگ ہو -" حالانکہ حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے ولیِ کامل گزرے ہیں - جب میں نے دار العلوم دیوبند میں دورۂ حدیث پڑھا - اس وقت حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے حلقۂ تلمذ میں چار سو پچاس طلبہ تھے -

آپ حضرات اندازہ لگایا کریں کہ اگر ہمارے یہ بزرگ "احقر الانام" "لاشئی" اور "ننگ اسلاف" کے القاب اپنے آپ کو دیتے تھے تو پھر ہمارا کیا حال ہونا چاہیئے ہمیں ہرگز ہرگز نیکیوں پر غرور یا گھمنڈ نہ کرنا چاہیئے - ورنہ سب کیا دھرا برباد ہوجائے کا خطرہ ہے - اور ایمان کے بعد ایمان کا سلب ہوجانا سب سے بڑی بدنصیبی ہے - اللہ تعالیٰ سب کو اس بدنصیبی سے محفوظ رکھے

بعض بھائی اکثر کہتے ہیں کہ نماز اور ذکر میں پہلے اثر محسوس ہوتا تھا - اب نہیں ہوتا - پہلے نماز میں سکون تھا اب وساوس آتے ہیں - اس کی وجہ کیا ہے - میں تو حضرت رحمتہ اللہ ہی کا نسخہ دہرا دیتا ہوں کیونکہ وہ روحانی امراض کے ایکسپرٹ (EXPERT) محقق تھے - ان کی تحقیق آج بھی ہمارے لئے نسخۂ کیمیا کا درجہ رکھتی ہے آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ رزق حلال سے صدقِ مقال حاصل ہوتی ہے - اگر مشتبہ مال کھاؤ گے تو اس سے دل سیاہ ہوجائے گا - ذکر کی لذت سلب ہوجائے گی اور نمازیں شیطانی وسوسے آئیں گے -

ہمارے ماحول میں بعض ایسی چیزیں گھس آئی ہیں - جن کی وجہ سے ہم سب مجبور ہوگئے ہیں - اس لئے اس حد تک تو ہمارا قصور نہیں ہے - مگر نمک کھانے سے نمک کی کڑواہٹ تو ضرور محسوس ہوتی ہے - اس لئے ہم اپنی مجبوریوں کے باوجود کوشش کرتے رہیں کہ ہم مشتبہ مال سے بچیں - ہمارا ملک ایک اسلامی ملک ہے اس میں سود، دروغ گوئی، فریب دہی، اللہ کی نافرمانی تو بالکل نہ ہونی چاہیئے تھی مگر آپ خود دیکھ لیں کہ سود کے بغیر کوئی کام نہیں چل سکتا، عشر، خمس، زکوٰۃ کوئی نہیں دیتا (الا ماشاء اللہ) قرض لے کر کوئی واپس نہیں دیتا - رشوت کو شیر مادر سمجھ کر ہر کوئی ہڑپ کر رہا ہے - تو ان حالات میں نیکیاں بچاری کیا کریں - اگر آپ کا ذہن صاف ہے، عقیدہ پاک ہے تو آپ مکلف نہیں ہیں - اس سارے نظام بد کی ذمہ داری ان پر ہے - جو اس نظام کو رواج دیتے ہیں - مثال کے طور پر حکم ہے کہ غیر محرم عورت پر نظر نہ پڑے - اب آپ لاکھ چاہیں کہ نظر نہ پڑے مگر راستہ دیکھ کے چلنا پڑتا ہے - آنکھیں بند کرکے چلنا تو محال ہے - آپ نہ بھی دیکھنا چاہیں - مگر عریانی کا سیلاب اس قدر امڈ آیا ہے کہ الامان والحفیظ بے پردگی کی حد ہوچکی ہے - غیر محرم کی آواز سننا حرام ہے - آپ لاکھ کوشش کریں مگر ریڈیو پر گانے کی آواز راستہ چلتے میں فل والیوم (FULLOLUME) کھول کر آپ کے کانوں میں ڈال دی جاتی ہے - اسی طرح اخبارات میں خبریں دیکھتے ہیں تو ساتھ ہی ساتھ فلمی ایکٹروں اور ایکٹریسوں کی تصویریں نظر پڑجاتی ہیں - ان سب برے کاموں کی ذمہ داری آپ پر نہیں ہے بلکہ ان پر ہے جو اس بری روش کے موجد اور سرپرست ہیں اس کا وبال آپ پر نہیں بلکہ انہی پر پڑے گا - اب آپ سوچیں اگر ان حالات میں نمازوں میں وساوس آئیں تو کیا یہ اچنبھے کی بات ہے ؟ آپ اپنا کام کرتے جائیں - اور وہ ہے عقیدے کی پاکیزگی، نیت کا خلوص - ذہن کی صفائی اور مقدور بھر کوشش، اللہ تعالیٰ سے دعائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں ہدایت کے پیغام کی نشر واشاعت - آپ ملکی معاملات میں ایک طرح سے دخیل بھی ہیں کہ جب یہاں جمہوری حکومت ہے - اور ہر پانچ سال بعد آپ کو صالح لوگ چننے کا موقعہ ملتا ہے - تو آپ اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں کیونکہ اس کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ہونا پڑے گا - آج کل کے حالات میں آپ اپنے اس فرض سے کوتاہی نہ کریں - زبانی جہاد میں ہی شمار ہوجائے گا - حضورؐ کا ارشاد ہے کہ کَلِمَۃُ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ یہ بھی جہاد ہے - ذاتی ذمہ داریوں کے بعد محلے، شہر، ضلع، ملک اور پھر بین الاقوامی ذمہ داریوں کا بھی احساس کریں - یاد رکھیے جس چین اور اطمینان کے لئے سب پریشان اور سرگرداں ہیں وہ اللہ کے ذکر میں ہے - اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور جس اللہ نے ہم پر بے حساب انعامات فرمائے - اس کا ذکر تو نہایت ضروری ہے - بلکہ ایک قسم کا حکم ہے - اگر اللہ تعالیٰ ہمیں نہ بھی فرماتے کہ تم نمازیں پڑھا کرو، ذکر کیا کرو، نیک بنو، وغیرہ وغیرہ تو پھر بھی ہمارا فرض تھا کہ "جس کا کھاؤ اسی کا گاؤ" کے مصداق اپنے خالق کی تسبیح وتحمید بیان کرتے - اس کے ہر طرح فرمانبردار رہتے - اللہ کی نعمتیں اتنی ہیں کہ ہم ان کا شمار بھی نہیں کرسکتے - ارشاد باری تعالیٰ ہے - وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ط

آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارا دستور ہے اگر کوئی ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس پلا دے تو ہم کہتے ہیں الحمد للہ اور ساتھ ہی اس پلانے والے کو بھی "شکریہ" اور "مہربانی" کہتے ہیں اگر سوئی گر جائے اور کوئی اٹھا دے تو اس کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں - اس لئے اپنے خالق حقیقی کی بیش بہا نعمتوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے - قرآن میں جگہ جگہ ذکر اللہ کی تلقین آئی ہے - پارہ ۲ آیت ۱۵۲ میں ارشاد ہے - فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ہ اسی طرح اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ہ

پارہ ۲ - آیت ۱۸۶

حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ میں ہم نے

اقی



۱۸ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء

مسلمان کو حق و صداقت کی راہ میں کسی قربانی سے گریز نہیں کرنا چاہیئے

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم :
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۝

(پ ۱ - س البقرہ - آیت ۱۲۴)

ترجمہ: اور جب ابراہیمؑ کو اُس کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو اُس نے انہیں پورا کر دیا۔ فرمایا۔ بے شک میں پیشوا بنا دوں گا۔ کہا۔ اور میری اولاد میں سے بھی فرمایا۔ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

حاشیہ شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ

بنی اسرائیل اس پر بہت مغرور تھے کہ ہم اولادِ ابراہیم علیہ السلام میں ہیں — اور اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا ہے کہ نبوّت و بزرگی تیری اولاد میں رہے گی۔ اور ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں اور ان کے دین کو سب مانتے ہیں۔ اب اللہ تعالےٰ اُن کو سمجھاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا جو وعدہ تھا وہ اُن سے تھا جو نیک راہ پر چلیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے۔ ایک مدت تک حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں پیغمبری اور بزرگی رہی۔ اب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں پہنچی۔ (اور انہوں نے دونوں بیٹوں کے حق میں دعا کی تھی) اور فرماتا ہے کہ دینِ اسلام ہمیشہ ایک ہے۔ سب پیغمبر اور سب اُمتیں اس پر گزریں۔ (یہ وہ کہ جو حکم اللہ بھیجے پیغمبر کے ہاتھ اُس کو قبول کرنا) اب یہ طریقہ مسلمانوں کا ہے اور تم اس سے پھرے ہوئے رہو۔ پہلی آیات میں اپنے انعامات بتلائے تھے اب ان کے اس شبہ کو دفع کیا کہ بنی اسرائیل اپنے آپ کو سارے عالم کا امام اور متبوع اور سب سے افضل سمجھ کر کسی کا اتباع نہ کرتے تھے۔

بزرگانِ محترم! مذکورہ بالا آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِّ امجد اور بابل کے رہنے والے تھے۔ اُن کی نسل سے دو سلسلے چلے۔ ایک حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد سے اور دوسرا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے —— پہلے سلسلے کے نبیوں کو اسرائیلی انبیاء کہا جاتا ہے۔ اور دوسرے سلسلے میں ہمارے ہادی و پیشوا اور سید الانبیاء والرسل جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سب اسرائیلی نبی ہیں۔ لیکن ہمارے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

یہاں آیاتِ بالا میں بنی اسرائیل یعنی یہود و نصاریٰ سے خطاب کر کے کہا گیا ہے کہ ذرا وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ جلشانہٗ نے تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بعض باتوں میں آزمایا تھا اور وہ پورے اترے تھے تو حق تعالےٰ سبحانہ نے اُن کو کامیابی کے صلے میں تمام دنیا جہان کے لوگوں کو امام بنایا تھا —— اب اگر یہودیوں کو اپنی نسلی برتری کا بہت گھمنڈ ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور تورات میں لکھا ہوا ہے کہ خدا نے اس کی نسل کو برکت اور فضیلت دی ہے تو یہ آیت واشگاف الفاظ میں وضاحت کر رہی ہے کہ اس فخر و امتیاز اور نسلی برتری میں بنو اسمٰعیل بھی شامل ہیں —— پھر یہ بھی یاد رہے کہ خدا کا وعدہ صرف نیک کرداروں کے لئے تھا نہ کہ بدکرداروں کے لئے —— جن لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیا اور ایمان و عمل کی سعادت کھو دی وہ ظالم ہیں اور ظالم کبھی بھی قیادت و امامت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔

خلاصہ

ساری گفتگو کا یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کئی طریقوں سے امتحان لیا۔ انہیں آزمائش میں ڈالا۔ بعض مصائب میں مبتلا کیا۔ لیکن وہ سب میں کامیاب نکلے۔ اور صبر و استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑا —— اللہ تعالےٰ نے اس کامیابی کے صلے میں انہیں لوگوں کی ہدایت کے لئے پیشوا اور امام بنا دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔ کہ آیا یہ امامت و پیشوائی کا منصب اُن کی نسل کو بھی عطا ہو گا —— حق تعالےٰ شانہٗ نے فرمایا کہ میرا یہ وعدہ ظالموں کے لئے نہیں ہو گا — مقصد یہ ہے کہ تیری نسل کو یہ منصب ضرور ملے گا لیکن اسی صورت میں جبکہ وہ ظالم نہ ہوں۔ اور اگر انہوں نے نافرمانی اور سرکشی کی راہ اختیار کر لی تو پھر یہ منصب ان سے چھین لیا جائیگا اور نسل کا شرف کچھ بھی باعثِ امتیاز نہ رہے گا۔ چنانچہ یہ

وعدۂ الٰہی

سچا ہوا۔ امامت و قیادت ایک مدتِ دراز تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کے اندر بنی اسرائیل میں رہی لیکن جب وہ گمراہ ہو گئے۔ انہوں نے سرکشی اختیار کر لی۔

اور امامت و قیادت کا حق ادا نہ کیا۔ تو یہ امامت اُن سے چھین کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہو گئی ـــــ اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اس منصب جلیلہ کا اہل ثابت کریں اور احکام خداوندی کی تعمیل میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

حاشیہ حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے چار امتحانات لئے جن میں وہ کامیاب ہوئے اور امامت و پیشوائی کا عہدہ ملا۔

پہلا امتحان جذبۂ توحید کی پاداش میں آگ میں ڈالے گئے۔

دوسرا امتحان اسی پاک جذبہ کے باعث وطن دیار اور اعزّہ کو خیرباد کہنا پڑا۔

تیسرا امتحان شیرخوار بچہ اور عصمت پناہ بیوی کو اعتماد علی اللہ پر بیابان میں چھوڑا اور نشر و اشاعتِ دین کے لئے تشریف لے گئے۔

چوتھا امتحان اپنے اکلوتے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

حاصل

یہ نکلا کہ اسوۂ ابراہیمی پر چلنے والوں کے لئے لازم ہے کہ وہ راہِ حق میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہر گھڑی تیار رہیں اگر وہ قربانیوں کی راہ میں ثابت قدم رہیں گے، احکام خداوندی کو بسر و چشم بجالاتے رہیں گے اور اس راہ میں کانٹوں کو بھی پھولوں کی سیج خیال کریں گے تو بالآخر کامیابی و کامرانی انہیں کے قدم چومے گی ــ اور امامت و قیادت کا تاج انہیں کے سر رہے گا۔ اگر انہوں نے نافرمانی کی راہ اختیار کی، قربانیوں سے جی چرایا اور دنیا کی محبت میں گرفتار ہو گئے تو وہ کبھی اس منصب پر قائم نہیں رہ سکیں گے دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوں گے اور آخرت میں بھی ذلت و رسوائی اور عذابِ خداوندی سے دوچار ہوں گے۔

محترم حضرات! آپ اسوۂ ابراہیمی کو سامنے رکھیئے اور جان لیجئے کہ جب انسان کو کسی عظیم کام کے لئے اور حق و صداقت کی راہ میں قدم زن ہونا پڑتا ہے تو اسے بہرحال ایثار و قربانی اور ابتلاء و آزمائش سے ضرور دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اگر وہ اس منزل سے گزر جائے اور حق و صداقت کو شعار بنالے تو پھر کامیابی کی راہیں کھلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ دنیا میں بھی اس کے ثمرات ظاہر ہونے لگتے ہیں اور آخرت میں تو کامیابی اُس کے لئے یقیناً مقدر کر دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق و صداقت پر قائم رہنے، اسوۂ ابراہیمی کو سامنے رکھنے اور سید المرسلین خاتم النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ـــــ نشر و اشاعتِ دین کے سلسلے میں جان، مال، اولاد، گھربار ہر چیز کی قربانی خندہ پیشانی سے دینے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

تاجدارِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

محمد ظہور الحق ظہورؔ

حبیبِ خدا تاجدارِ نبوت
رسولوں کے سردار آقائے اُمت

مسلماں پہ ہے فرض تیری اطاعت
ہے ایمان کی جان تیری محبت

اطاعت تری ہے عبادت خدا کی
خدا کی عبادت ہے تیری اطاعت

ترا نقشِ پا مشعلِ راہ عرفاں
تری خاکِ پا کحلِ چشمِ بصیرت

ترا نام سامانِ تسکینِ جاں ہے
ترا ذکر ارض و سما کی ہے زینت

نجومِ ہدایت ہیں سارے پیمبر
تری ذات لیکن ہے شمسِ ہدایت

ہیں شمعِ نبوت کی روشن شعاعیں
صداقت، عدالت، سخاوت شجاعت

تجھے زیب دیتا ہے الفقر و فخری
تو ہی والئے ملکِ صبر و قناعت

ترے پاؤں میں تاجِ کسریٰ و قیصر
ترے سر پہ ہے تاجِ ختمِ نبوت

زمانے کو دستورِ قرآن دے کر
مٹائے نشانات کفر و جہالت

عداوت کی آلائشیں دُور کر کے
دیا تو نے دنیا کو درسِ اخوت

خدا نے تجھے شرفِ معراج بخشا
دکھائی تجھے اپنی ایک ایک آیت

ہوئی تیری ذاتِ مقدس پہ کامل
نبوت کی نعمت، رسالت کی دولت

ہے شمس و قمر تیری صورت پہ شیدا
ہے سیرت تری رشکِ گلزارِ جنت

ہے اعجاز تیرا ہی شق القمر بھی
نبوت پہ دی کنکروں نے شہادت

تری ذات ہے فخرِ اولادِ آدم
ترے دم سے انسانیت کی ہے عظمت

بنایا ہے ذروں کو خورشید تُو نے
ہے تیری نظر کیمیائے سعادت

ترا نطق ہے حسبِ وحیِ الٰہی!
ہوئی تجھ پہ نازل کتابِ ہدایت

تجھے حق نے بھیجا ہے رحمت بنا کر
ہوئے منکشف تجھ پہ اسرارِ حکمت

ترا ہر قدم حسبِ فرمانِ داور
تری زندگی درسِ رشد و ہدایت

تُو ہے ساقیِ آبِ تسنیم و کوثر
ترے ہاتھ میں ہے لوائے شفاعت

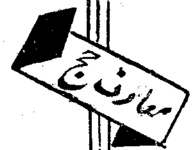
امام الرُسل حق نے تجھ کو بنایا
تُو ہے راہبرِ کاروانِ رسالت

خدا اُن سے راضی وہ راضی خدا سے
جنہیں مل گیا تیرا فیضانِ صحبت

لکھی تیرے شیدائیوں نے لہو سے
جہاں میں محبت کی رنگیں حکایت

ظہورؔ اُن کی تعریف ہو کس سے پوری
ہوئی جن پہ تکمیلِ قصرِ نبوت

مرسلہ



سفرِ عشق

معارف و اسرار حج پر ایک روح پرور خطاب کا ایک اقتباس
جو
حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ نے
اپنے آخری سفرِ حج کے دوران سمندری جہاز میں ارشاد فرمایا۔
(ادارہ)

میرے بزرگو! روزہ، حج یہ دو عبادتیں اللہ تعالیٰ کی صفت محبوبیت کی بناء پر مقرر کی گئیں۔ اور نماز، روزہ، زکوٰۃ اللہ کی صفت مالکیت کی بناء پر۔ اب پھر دیکھو اگر کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہے پھر دوسروں سے بھی محبت رکھتا ہے تو اسے جھوٹا کہتے ہیں۔ محبوب کے علاوہ سب کو چھوڑ دینا محبت کا تقاضا ہے۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔

(جو وصالِ مولیٰ کی امید رکھتا ہے تو عمل صالح اختیار کرے اور اس کی بندگی میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے)

اللہ تعالیٰ کا جمال گوارا نہیں کرتا کہ دوسرے سے بھی محبت کی جائے۔ پہلی منزل محبت کی یہ ہے۔ کہ محبوب کے سوا سب سے منہ پھیر لو۔ روزہ میں کھانا پینا اور بیوی سے ہمبستری کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ عام لوگوں کے لئے ہے۔ مگر خواص کا روزہ یہ ہے کہ تمام گناہوں کو چھوڑ دیں۔ غیر اللہ کو سامنے بھی نہ لائیں۔ یہ عشق کی پہلی منزل ہے۔ رمضان گذرا شوال سے عشق کی دوسری منزل شروع ہوئی۔ دوسری منزل یہ ہے کہ محبوب کے در و دیار کی طرف توجہ کی جائے، جہاں اس کا کوچہ ہے۔ جہاں اس نے دوسروں کو نوازا ہے وہاں جایا جائے۔ اس کے در و دیوار کے پاس پہنچا جائے اور جمالِ محبوب کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے گھر کے اردگرد دیوانہ وار پھرا جائے، اس کے در و دیوار سے چمٹ کر اس کے سنگِ در کو بوسہ دیا جائے ؎

امر علی الدیار دیارِ لیلیٰ
اقبال ذا الجدار و ذا الجدار
وما حب الدیار شغفن قلبی
ولکن حب من نزل الدیار

(لیلیٰ کی بستیوں سے گذرتے وقت کبھی ایک دیوار چومتا ہوں کبھی دوسری، در و دیوار کی محبت نے مجھے سراسیمہ نہیں بنایا بلکہ ان کے مکینوں اور باشندوں نے جو اس میں کسی وقت اُترے تھے۔)

مجنوں کہتا ہے کہ مَیں دیارِ محبوب پر پہنچتا ہوں تو اس کے در و دیوار کو بوسہ دیتا ہوں اور مجھ کو ان در و دیوار نے مجنوں نہیں بنایا بلکہ گھر والے نے (من نزل الدیار) نے مجنوں بنایا ہے۔ جس قدر دیارِ محبوب سے قریب تر ہوتے جاؤ آتشِ شوق بھڑکتی جائے ؎

وعدہ وصل چوں شود نزدیک
آتشِ عشق تیز تر گردد

عاشق کو کہاں زیبا ہے کہ عشق ہو اور لوگوں سے لڑے جھگڑے، اس پر شہوت کا غلبہ اور معشوق کی نافرمانی کا صدور ہو۔

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

عاشق ہمیشہ سرنگوں رہتا ہے۔ عشق کا تقاضا ہے کہ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ ہو اگر سچا عاشق اور سچی محبت لے کر نکلے تو ہر چیز سے بالا تر ہو کر محبوب سے لپٹ جاؤ۔

میرے بھائیو! اللہ پاک کے گھر کی طرف جا رہے ہو اس راہ میں بہت سی مشکلات پیش آئیں گی ہمیشہ لڑائی جھگڑے سے بچتے رہو۔ اور یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ خدا پاک مجھ کو دیکھ رہا ہے وہ تمہارے ہر حال کو دیکھتا ہے۔ اس کا نام لیتے ہوئے لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک کہتے ہوئے چلو۔ یہ آواز بلند کرتے ہوئے اللہ پاک کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے تواضع و سکون کے ساتھ چلو۔ جس قدر ممکن ہو صبح و شام، دوپہر چڑھتے ہوئے اترتے ہوئے ہر حال میں لبیک اللّٰھم لبیک... الخ۔ پڑھتے رہو۔ لا شریک لک بار بار کہا جاتا ہے۔ سوائے تیرے ہمارا کوئی محبوب نہیں۔ سلے ہوئے کپڑے اتار دو خوشبو بھی ترک کر دو۔ دو کپڑے بغیر سلے ہوئے پہن لو۔ سر کو ننگا رکھو، جوتا پہنو مگر پیر کے اوپر کی ہڈی ابھری ہوئی ہو چھپنے نہ پائے۔ سرمہ نہ لگاؤ، خوشبو نہ لگاؤ، بالوں کو نہ سنوارو نہانا ضرورتِ شرعیہ سے جائز ہے۔ غرض کہ دیوانوں کی صورت بناؤ۔ یہ چیزیں تو اس کے لئے ہیں جو ہوش و حواس میں ہو۔ عشاق کو اتنا ہوش کہاں ؎

نو بہار است جنوں چاک گریباں مددے
آتش افتاد بجاں جنبشِ داماں مددے

ہم نے تو اپنا آپ گریباں کیا ہے چاک
اس کو سیا سیا نہ سیا پھر کسی کو کیا

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پر لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

جس قدر مکہ معظمہ سے قریب تر ہوتے جاؤ دیوانگی اور جنوں کے آثار بڑھتے جائیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دی ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ مکہ معظمہ و خانہ کعبہ میں آثارِ صفتِ جمالیہ ظاہر ہیں۔ ہم کورے ان بزرگوں کی اطاعت و پیروی میں جو یہ آثار دیکھتے ہیں۔ اللہ کے گھر کے گرد سات چکر لگاتے ہیں۔ صفا و مروہ کے درمیان دوڑتے ہیں۔ بہرحال یہ عبادت مظہر عشق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ محبوب اس کے اندر اسبابِ محبت باتم الوجوہ پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی حقیقتاً محبوب ہیں۔ یہ حج اسی لئے فرض کیا گیا کہ اسی محبوبِ حقیقی کے پروانے بنو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کر دیا۔ عاشق کو عشق کی راہ میں کوئی نصیحت کرتا ہے تو اس کو غصہ آتا ہے اور وہ ناصح کو پتھر مارتا ہے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام جان کی قربانی دینے جا رہے تھے تو راستہ میں تین جگہ ناصح نادان شیطان نے سمجھایا۔ باپ کے ساتھ کہاں جا رہے ہو۔ انہوں نے پتھر مارے۔ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے بچا لیا۔ اور جنت کے مینڈھے کو ذبح کرا دیا۔ یہ اب شریعت ہے کہ مینڈھے اور دنبے کو ذبح کرنا گویا بیٹے کو ذبح کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا عشق لے کر جا رہے ہو تو جس قدر ممکن ہو عجز و انکسار اختیار کرو جملہ عاشقوں کے سردار آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس قدر ممکن ہو درود شریف پڑھتے ہوئے تلاوت کر کے ہدیہ کیجئے۔ اس راہ عشق کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لئے میرے نزدیک

اور علماء کے ایک گروہ کے نزدیک پہلے مدینہ منورہ جانا افضل ہے۔ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ ہمارے آقا جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے لئے بلکہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں۔ آپ کے پاس حاضری دے کر عرض کرو۔ یا رسول اللہ! ہم حاضر ہوئے ہیں۔ ہمارے لئے حج کی قبولیت کی دعا کیجئے۔ شفاعت فرمائیے۔ پھر جناب باری سبحانہ کے گھر کی طرف لوٹا جائے تاکہ آپؐ کے وسیلہ سے اللہ پاک حج کی اس عاشقانہ عبادت کو قبول فرمائے۔

میرے بھائیو! حج کے ایام میں سب سے زیادہ مقدس وقت وقوف عرفہ کا دن اور مزدلفہ کی رات ہے۔ ایسا وقت نہیں ملے گا۔ میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ بے وقوفی کی وجہ سے اس مقدس وقت کو بات چیت، کھانے پینے میں صرف کر دیتے ہیں۔ دیکھو بے وقوفی مت کرو۔ اس وقت کو بے کار مشغلوں میں ضائع مت کرو۔ اللہ اللہ کرو۔ تسبیح پڑھو، تلاوت کرو، درود پڑھو۔ دعا کرو۔ جبل رحمت کے پاس جانا ضروری نہیں میدانِ عرفہ میں جہاں توبہ و استغفار کرو۔ بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صورت سے بیزار ہیں۔ ڈاڑھی منڈواتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک مٹھی پکڑ کر کٹاتے تھے۔ ایک مٹھی سے کم کو کتروانا صورت و سیرتِ محمدیہ سے نفرت کرنا ہے۔ دیکھو سکھ ایک بال پر قینچی نہیں لگاتے۔ شرم سے مر جانا چاہئے کہ مسلمان کو ایسا بڑا رسول ملا کہ کسی قوم کو نہیں ملا۔ اور پھر بھی خود مسلمان ایسے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و صورت سے بیزاری کا اظہار کرے۔

میرے بھائیو! اس سے بچو۔ آقائے نامدار محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت کے عاشق بنو۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو محبوب ہیں اللہ کے۔ اگر ان کی اطاعت کروگے تو اللہ تعالےٰ تمہارا چاہنے والا بن جائے گا۔ تم محبوب خدا بن جاؤگے۔ یحببکم اللہ۔ اللہ تمہارا چاہنے والا بن جائے گا۔ تمہارا بیٹا تم کو بہت محبوب ہے۔ اگر کوئی لڑکا تمہارے بیٹے کی صورت میں تمہارے سامنے آجائے تو بے اختیار تم کو اس سے محبت ہو جاتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ ان کی صورت بناؤ سیرت اختیار کرو صورت اور سیرت کی تابعداری کرو تو اللہ تعالےٰ کے تم بھی محبوب بن جاؤگے اللہ تعالےٰ کے سامنے گریہ وزاری کرو۔ توبہ کرو۔ اس سے مایوس نہ ہو جب تک موت نظر نہ آئے۔ توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں حتی الامکان کوشش کرو۔ اللہ تعالےٰ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ جیسا کہ اس سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح بیباک بھی مت بنو۔ اس سے ہر وقت ڈرتے رہو چلتے پھرتے کھاتے پیتے سوتے جاگتے ہر وقت اس کا ذکر کرتے رہو اگر ذکر کی عادت ڈالوگے تو سوتے وقت بھی ذکر جاری رہے گا۔ اور مرنے کے وقت آخری سانس تک ذکر جاری رہے گا۔ اور مرنے کے بعد جب اٹھوگے اور قیامت قائم ہو گی تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔

دعا کرو کہ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر ہو اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین!

بقیہ:- روضۂ نبوی

قسمت کا چاند کس فلک پر جا کر چمکنے لگتا ہوگا؛ جب روضۂ مقدسہ کے پاس لوگ پہنچ کر کہتے ہیں " اے خدا کے نبیؐ آپ پر سلام، اے خدا کے رسول کے دونوں وزیرو آپ پر سلام اور ادھر سے جواب ملتا ہوگا۔ اے فلاں سلام پڑھنے والے تجھ پر سلام تو نہیں معلوم اس مہبط انوار میں کیا کیا تجلیاں نمودار ہو جاتی ہوں گی۔ جب امتی اور گنہگار مرد مسلم کھڑے ہو کر عرض کرتا ہوگا۔ قد جئنٰك من بلاد شاسعة وامكنة بعيدة اے خدا کے رسول ہم بہت دور دراز سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ یا رسول اللہ قد جئنٰك ظالمين لانفسنا مستغفرين لذنوبنا فاشفع لنا الى ربك واسئله ان يميتنا على ملتك اے خدا کے رسول ہم نے اپنی جانوں پر بہت ظلم کئے ہیں۔ گناہ کر کے آپ کی بارگاہ میں بخشوانے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ سفارش فرما کر ہمارے گناہ معاف کرا دیجئے۔ جب گنہگار یہ عرض کرتا ہوگا۔ یا رسول اللہ قد اخبرنا اللہ تعالےٰ فی قرآنه ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما۔ تو امید ہے کہ خدا کے رسول کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور خیال پیدا ہوتا ہوگا۔

یہاں سے آگے بڑھ کر پھر خدا کے حبیب کے دونوں وزیر جہاں آرام فرما ہیں۔ اس کے مقابل کھڑے ہو کر جب کہنے والا یہ کہتا ہوگا کہ آپ ہماری درخواست کو ان تک پہنچا کر سفارش کر دیجئے۔ خود آپ بھی بہت بلند مرتبہ ہیں۔ بارگاہِ خدا میں ہمارے گناہوں کے معافی کی دعا فرمائیے ان پے درپے مخلصانہ اور عاجزانہ گذارشات پر ضرور توجہ ہوتی ہوگی۔

سلامی یا نسیم الصبح بلغ
الى من قرني صدوري هواه
فجسمی ظاهر منه بعيد
بعين باطن قلبي يراه

داغ سب دل سے گناہوں کے مٹاتی ہے نماز

حافظ نور محمد انور

ہر برائی بے حیائی سے بچاتی ہے نماز
راستہ ہر ایک کو سیدھا دکھاتی ہے نماز

ہر مرض کا ہے صلوٰۃ و صوم میں پنہاں علاج
صحتِ کامل کی خوشخبری سناتی ہے نماز

سب سے پہلے اس کی پرسش ہوگی روزِ حشر میں
خالقِ کونین کے نزدیک لاتی ہے نماز

بے قراروں کے لئے لاریب ہے وجہِ قرار
داغ سب دل سے گناہوں کے مٹاتی ہے نماز

شوقِ دل سے جو بشر کرتے ہیں اس کا اہتمام
ان کو انورؔ ہر مصیبت سے بچاتی ہے نماز

★

روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بیت اللہ کے بعد عشق و محبت کا دوسرا مرکز کشش

★ —— حساس کے قلم سے

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ آنجا

بیت اللہ اگر اس حیثیت سے محترم و مقدس ہے۔ کہ وہاں خدا کے نور کی جلوہ پاشیاں ہوتی ہیں۔ تو مدینہ کو بھی یہ حیثیت و شرف حاصل کہ یہاں بھی حبیب خدا کے انوار و برکات کا زبردست ہجوم رہتا ہے۔

بیت اللہ اگر اس بنا پر عزیز و رفیع ہے کہ وہاں خدا کے خلیل حضرت ابراہیمؑ کے پیروں کے نشان محفوظ ہیں تو واضح رہے۔ مدینہ میں بھی خدا کے حبیب حضرات سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا جد اطہر بستر خاک پر جلوہ فرما ہے۔

اگر بیت اللہ کا اس وجہ سے احترام کیا جاتا ہے۔ کہ اس کو خدا کے پیغمبروں اور چند برگزیدہ بندوں نے مل کر اپنے ہاتھوں تعمیر فرمایا ہے۔ تو مدینہ منورہ کی مسجد شریف کی بھی سیدکون و مکاں حضرت اقدس و اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے اپنے ہاتھوں نیو سے لے کر میناروں کی بلندی تک تعمیر کا سلسلہ دراز کیا ہے۔ اگر بیت اللہ کی اس لئے تعظیم و تکریم ہوتی ہے۔ کہ خدا نے اس کو اپنا گھر فرمایا ہے تو مدینہ کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ اس کو بھی ہمارے سرکار نے بیت الحرام فرمایا ہے۔

اگر بیت اللہ کی لوگ اس بنا پر عزت و منزلت کرتے ہیں۔ کہ خدا اس کو نجاسات و کثافتوں سے پاک کیا ہے۔ تو مدینہ کو بھی وہی عزت و منزلت حاصل ہے اس کو بھی خدا کے رسول نے کفر و شرک کی غلاظتوں اور نجاستوں سے پاک کر کے خدا کا توحید علم بلند کیا ہے

اگر بیت اللہ اس لئے افضل کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں خدائی تجلیات ہر وقت ظہور پذیر رہتی۔ اور فرشتے اس کے اردگرد ہر وقت طواف کرنے پر مامور ہیں تو مدینے کو بھی یہ شرف حاصل ہے۔ کہ وہاں کی خاک میں خدا کے رسول کے وجود کی برکت سے وہ خوشبو پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا سکتا اور اس کے نام پر مرمٹنے والے وہاں بھی ہر وقت ہجوم کے لئے شمع نبوت کی آرام گاہ کا طواف کیا کرتے ہیں

بطیب رسول اللہ طاب نسیمها،
فما المسك والكافور والصندل الرطب

بس دونوں میں اگر کچھ فرق بیان کیا جا سکتا ہے۔ تو وہ یہی کہ وہ خدا کا گھر ہے۔ اور یہ رسول کا گھر ہے۔ رسول اور خدا میں جو فرق ہے۔ وہی فرق ان کے گھروں میں بھی ہے۔

چنانچہ علمائے امت میں یہ اختلاف ہوا ہے کہ بیت اللہ میں جو امور ممنوع ہیں وہ مسجد نبوی میں بھی ممنوع ہے۔ یا نہیں۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جس طرح حرم میں جدال و قتال اور درخت کا کاٹنا، شکار کرنا ممنوع ہے اور اس کے ارتکاب کے جزا و سزا لازم ہوتی ہے۔ اسی طرح مدینہ منورہ کے حرم میں بھی ان امور کے ارتکاب کی ممانعت ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ مدینہ منورہ کا وہ مقام جو جد اطہر سے ملحق ہے۔ دنیا کے بڑے سے بڑے افضل مقام سے افضل ہے۔ حتیٰ کہ کعبہ اور عرش عظیم سے بھی اس کا مرتبہ زیادہ ہے۔ کل مکہ اور پورے مدینہ کی باہم افضلیت پر کسی قدر صحابہؓ کرام کی آرا مختلف نظر آتی ہیں۔ لیکن اس میں بھی یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ اگر مکہ میں کعبۃ اللہ نہ ہوتا تو مدینہ افضل ہو جاتا اب کعبہ کو چھوڑ کر باقی مکہ سے مدینہ ہر حیثیت میں افضل ہے — امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے ہے۔

جن فرزندان اسلام پر خدا نے اپنے گھر کا حج فرض کیا ہے۔ اور وہ وہاں پہنچ کر اس کے بتائے ہوئے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ان کے ذمہ بعد فراغت خدا کے رسول کے بھی کچھ حقوق عائد ہوتے ہیں۔ حضور کا ارشاد ہے۔ جو شخص میری قبر کی زیارت کرنے آئے گا۔ اس پر میری شفاعت واجب ہو جائے گا۔ لیکن جو لوگ مقدرت کے باوجود میرے روضے پر نہ حاضری دیں گے۔ قیامت کے روز ان کا بارگاہ الٰہی میں مطلقاً کوئی عذر نہ سنا جائے گا

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ جس شخص نے حج کیا۔ اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اس قسم کی بکثرت احادیث کتب حدیث میں مذکور ہیں۔

حافظ ابن کثیر محدثؒ نے اپنی تفسیر میں ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما کی تفسیر کے بعد محمد بن حرب ملالی کی ایک حکایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں مسجد نبوی میں حجرہ مقدسہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک اعرابی نے آ کر حد درجہ عاجزی اور انکساری کے لہجہ میں اس آیت کو پڑھ کر کہنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے گناہوں کو بخشوانے اور شفیع محشر بنانے کے لئے حاضر ہوا ہوں، یہ کہہ کر وہ زار و قطار رونے لگا۔ اسی حالت میں اس نے دو شعر بھی پڑھے۔ جس کے لفظ لفظ سے آپ کی محبت و الفت ٹپک رہی تھی۔ ایک شعر اس میں سے یہ ہے

نفسي الفداء لقبر انت ساكنه
فيه العفاف وفيه الجود والكرم

محمد بن حرب کہتے ہیں کہ اس اعرابی کے لوٹ جانے کے بعد مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ سرکار فرما رہے ہیں۔ اے محمد جاؤ اس اعرابی سے جا کر کہہ دو کہ میں نے خدا کے یہاں اس کی سفارش کر دی اور اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

حضرت ابن عمرؓ کی عادت شریف تھی جب کہیں سفر میں جا کر واپس لوٹتے تو پہلے روضہ مقدسہ پر حاضر دے کر سلام عرض کرتے پھر اپنے گھر تشریف لے جاتے، آپ کے سلام کے الفاظ یہ ہوا کرتے تھے۔ السلام علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم السلام علی ابی بکر السلام علی عمر رضی اللہ عنہما۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس بلند بارگاہ کی جا کر زیارت کر آئے ہیں۔ امسال بھی اچھی خاصی تعداد میں احباب اس دار قدس میں حاضری دینے گئے ہیں۔

کیا سماں ہوگا۔ اور کیا نور ہوگا۔ اس مکان مقدس کا جہاں خدا کے انوار کی تجلیاں منعکس ہو رہی ہوں اور مستانہ وار عاشق سرگشتہ کی طرح چاک گریباں طواف کرتے ہیں۔

پھر یہاں سے فارغ ہو کر جب اس منزل نور کی طرف روانگی ہوتی ہے۔ جہاں کی غلاظت گاہوں اور گھوروں کے سامنے عطر و عنبر کی خوشبوئیں ہیچ ہیں ایک عاشق بیمار سواری سے اتر کر جس وقت بیتابی و اضطراب کی حالت میں کبھی شوق و آرزو اور کبھی ادب و آداب ادب سے مرعوب ہو کر قدم بڑھائے مسجد نبویؐ کے دروازہ کے اندر قدم رکھتا ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے قلب میں کیا پر کیف جذبات و خیال موجزن ہوتے ہیں

سرکار فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص مجھ پر سلام عرض کرتا ہے۔ میں بھی اس پر سلام پڑھتا ہوں۔ کسی کے سلام پر اس دربار شریف سے جواب کا ملنا نہیں کہا جا سکتا کہ اس بندہ کی مقبولیت اور اس کی

(باقی صفحہ پر)

ارشاداتِ مجالسِ ذکر

(از حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ ——— مرتبہ: محمد مقبول عالم بی، اے - لاہور

ع نہیں ملتے یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

۱۵؍ اپریل ۱۹۴۸ء جمعرات

بیعت کی پابندی

اصلاح دو قسم کی ہے۔ ایک اصلاحِ قال ہے دوسری اصلاحِ حال۔ درسِ قرآن میں عام لوگ آتے ہیں۔ اُن کی اصلاحِ قال ہوتی ہے۔ عقائد درست ہو جاتے ہیں — مسائل و احکام کا علم ہو جاتا ہے۔ اصلاحِ حال کے لئے یہ حلقۂ ذکر ہے۔ جن لوگوں نے بیعت کی ہوئی ہے اور اصلاحِ حال کے لئے عہد کیا ہوا ہے وہ اس حلقہ میں آتے ہیں اور اس سے ان کی اصلاح ہوتی ہے۔ مَیں بھی پابند ہوں اور آپ بھی پابند ہیں۔ مَیں اگر بیعت لینے کے بعد صحیح راہ نہ بتاؤں تو مَیں خائن ٹھہروں گا۔ اور اگر آپ بیعت کرنے کے بعد عمل نہ کریں تو آپ خائن ہونگے جب بیعت کی تھی تو یہ عہد کیا تھا کہ خدا و خدا کے رسول ؐ کا جو حکم بتائیں گے اُس پر عمل کروں گا۔ جب تک میرے حضرت زندہ تھے مَیں بیعت نہیں لیتا تھا اور جو بھی خواہش کرتا اگر اس میں استطاعت دیکھتا تو مَیں اُسے امروٹ شریف ہی بھیجتا تھا۔ حضرت فرما دیتے۔ احمد علی! یہاں بھیجنے کی کیا ضرورت ہے وہیں بتا دیا کرو۔ لیکن مَیں آفتاب کی موجودگی میں اپنا دِیا نہیں جلانا چاہتا تھا۔

غرض بیعت کے بعد میری بھی ذمہ داری ہے اور آپ کی بھی۔ جب وعدہ کیا ہے تو اس کا ایفا کرنا ضروری ہے۔ یا تو بیعت نہ کرتے۔ اب جبکہ بیعت کی ہے تو عمل سے جی نہیں چرانا چاہیئے ورنہ آپ خائن ہوں گے۔

۱۰؍ مئی ۱۹۴۸ء جمعرات

تزکیہ کی ضرورت

قرآن حکیم میں ہے کہ جب دوزخی دوزخ میں داخل کئے جائیں گے تو دوزخ سے پوچھا جائے گا۔ هَلِ امْتَلَأْتِ (۵۰ - ۳۰) کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی۔ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ۔ (۵۰ - ۳۰) کیا کوئی اور بھی ہے۔ وہ برابر یہی کہتی رہے گی۔ پھر اللہ تعالےٰ اپنا قدم اُس میں رکھیں گے تو وہ کہے گی۔ قَطْ، قَطْ، قَطْ، - بس - بس - بس — اسی طرح انسان کی حرص کا دوزخ ہے۔ جتنا کچھ ملے حرص ختم نہیں ہوتی۔ ہاں اللہ کا نام آ جائے تو یہ حرص ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور پھر انسان کہتا ہے بس بس بس۔

جب کشتی چلتی ہے تو بھنوروں سے بچ کر چلتی ہے۔ ملاحوں کو پتہ ہوتا ہے کہ بھنور ایک میل پر ہے۔ تو وہ ایک میل کے فاصلے ہی سے کشتی کو بچا کر لے جاتے ہیں۔ کیونکہ بھنور کی کشش ایک ایک میل کے فاصلے سے ہوتی ہے۔ دریائے سندھ میں اکثر بھنور ہیں۔ ملاح انجان ہو تو وہ کشتی کو بھنور میں ڈال دے گا۔ اور بھنور سے کشتی کا نکلنا محال ہے۔ بھنور اُسے لے ڈوبتا ہے۔ اسی طرح انسان کی زندگی کی کشتی چل رہی ہے۔ رستے میں کئی بھنور ہیں۔ حسد، کبر، عُجب، خودپسندی، کینہ، جاہ طلبی، حُبِّ مال وغیرہ۔ کسی میں بھی انسان پھنس جائے، ہلاک ہو جاتا ہے۔ ان سے بچنے کے لئے اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھ کر تزکیہ کرانے کی ضرورت ہے بس یہی ایک صورت ہے جس سے بچ سکتے ہیں۔ ورنہ علم پڑھ پڑھ کر بھی نہیں بچ سکتے۔ انانیت کا کانٹا نہیں نکلتا۔ علماء میرے ہاں قرآن پڑھنے کے لئے آتے ہیں انہیں دیکھتا ہوں — احادیث و فقہ پڑھ کر آتے ہیں لیکن تزکیہ نہیں ہوا ہوتا۔ ایک دفعہ انہوں نے شکایت کی ہمیں باسی روٹیاں دی جاتی ہیں۔ روٹیاں اٹھا کر میرے پاس لے آئے۔ مَیں نے باورچی کو بلایا اور حکم دیا کہ انہیں تازی روٹیاں دی جائیں۔ یہ علماء ہیں باسی روٹیاں نہیں کھا سکتے۔ ایک دفعہ شکایت کی کہ ہمیں وہ سبزی کھلائی جاتی ہے جو بیل بھی نہیں کھاتے۔ حالانکہ خلیفہ صاحب خود منڈی سے ہر روز سبزی لاتے تھے میں نے سب کو جمع کیا اور حکم دیا کہ یہ لاہور کی سبزی ہے اور بیلوں کے کھانے کے قابل ہے۔ یہ انہیں نہ کھلائی جائے اور تین ماہ فقط دال کھلائی جائے۔ ایک دفعہ شکایت کی کہ ہمیں گھی خراب کھلایا جاتا ہے۔ جو گھی عام لوگ کھاتے ہیں وہی تھا۔ ہم نے اپنی بھینسیں تھوڑی رکھی ہوئی ہیں کہ خالص کھلائیں خیر مَیں نے حکم دیا کہ یہ ٹین واپس کیا جائے اور اور لے آئیں۔ علماء یہاں تین مہینے رہتے ہیں۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں بھوک ہڑتال نہ کر دیں۔ یہ اُن کا حال ہے جو مشکوٰۃ اور بخاری پڑھ کر آتے ہیں۔ تم تو ہو ہی جاہل۔ جاہل پھر بھی کہتا ہے کہ مَیں ناقص ہوں۔ لیکن عالم سمجھتا ہے کہ مَیں کامل ہوں۔ بس یہی حجاب ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں — کہ العلم حجاب الاکبر (علم سب سے بڑا حجاب ہے) جب تک انانیت کا کانٹا نہ نکلے۔ انسان سیدھا نہیں ہوتا۔ مَیں اپنے حضرتؒ کی کرامت سمجھتا ہوں کہ انہوں نے میرے اندر سے انانیت کا کانٹا نکال دیا۔ ایک دفعہ میری بیوی بیمار تھی۔ میری لڑکی روٹیاں پکاتی۔ جو بچ جاتیں وہ کلفی میں رکھتی جاتی۔ تین چار دن کی روٹیاں جمع ہو گئیں اور ان میں بند رہنے سے بدبو پیدا ہو گئی مَیں کھانے لگا تو قے آتی تھی لیکن کھا گیا۔ نفس کو کہا۔ کہ کئی ایسے ہیں جو فاقہ کرتے ہیں۔ اُس سے تو یہ بہتر ہے۔ جب بیوی سے سالن میں مرچیں یا نمک زیادہ پڑ جاتا تو پوچھتی - کہ سالن کیسا ہے؟ مَیں کہتا میرے لئے اچھا ہے

حاجی اللہ ورایا ایک اَن پڑھ آدمی تھا میرے حضرتؒ کا تربیت یافتہ۔ بچے لنگر کی کھجوریں کچی اتارتے تھے۔ شکایت ہوئی تو حکم دیا۔ "حاجی اللہ ورایا! ان بدمعاشوں کو پکڑ کر لا کہ مَیں سزا دوں۔" فوراً کہا۔ کہ حضرت! سب سے بڑا بدمعاش تو مَیں ہوں حضرت خاموش ہو گئے۔

سراج الدین بی اے۔ سکھر

غلط طریقہ پر تجارت کرنے والوں کے لئے

وعیدیں

ہمارے ہادی اعظم رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو پسند فرمایا ہے۔ اور تجارت کی ترغیب فرمائی ہے۔ اسلامی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ کہ مسلمان تاجروں نے اپنے گھروں سے ہزاروں میں دور جا کر تجارت کی اور تجارت کے ساتھ اعلیٰ اخلاق و کردار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ کہ ان کے خریدار نہ صرف مستقل گاہک بن گئے۔ بلکہ ان کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہو کر اسلام بھی قبول کر لیتے تھے۔

مگر افسوس مسلمانوں نے آپؐ کے اصولوں کو ترک کر دیا اور دولت کمانے کے ناجائز طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ عصر حاضر میں لوگ دھوکہ اور عیاری سے دولت کمانے کو بڑا فخر خیال کرتے ہیں۔ آپؐ کا فرمان ہے۔ کہ ناجائز طریقہ سے کمائی ہوئی دولت تباہی کا باعث ہوتی ہے۔ (غلط طریقہ پر تجارت کرنے والوں کے لئے وعیدیں)

۱۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ روز عموماً تجارت پیشہ لوگ تاجر بے دین بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ سوائے ان تاجروں کے جو تجارت کرتے وقت پرہیزگاری سے، نیکی سے، اور سچائی سے کام لیا کرتے تھے۔ ابن ماجہ صـ۱۵۶)

۲۔ ایک مرتبہ حضور صلعم نے ارشاد فرمایا کھانے (غلہ) کو روک کر بیچنے والا ملعون ہے۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ جذام یا افلاس میں مبتلا کر دے گا۔

۳۔ ایک مرتبہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جو شخص مسلمانوں کے بھاؤ میں مہنگا کرنے کے لئے اس میں دخل دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ضرور ایسے طریقے سے جہنم میں ڈالے گا۔ کہ اس کا سر نیچے کی جانب ہو گا۔ (کنز العمال صـ۵۶ جلد ۴)

۴۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص عیب دار سودے کو بغیر عیب بیان کئے فروخت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے ہمیشہ ناراض رہیں گے۔ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔ (ابن ماجہ صـ۱۶۳)

۵۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کی جانب نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک صاف کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ یہ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔ صحابیؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آپؐ کا یہ کلام بار بار سن کر کہا۔ کہ وہ لوگ تو بڑے نامراد اور خسارہ اٹھانے والے ہونگے وہ ہیں کون؟ آپؐ نے فرمایا ایک تو وہ لوگ جو اپنے تہ بندوں کو تکبر کی وجہ سے گھسیٹتے ہوئے چلتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جو احسان کرنے کے بعد احسان جتاتے ہیں۔ اور تیسرے وہ لوگ جو اپنے سامانوں کو جھوٹی قسمیں کے ذریعہ فروخت کرتے ہیں۔ (ترغیب و ترہیب صـ۱ جلد ۲)

۶۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ یاد رکھو) جھوٹی قسمیں کھانا آبادیوں اور بستیوں کو صفا چٹ کر دیتے ہیں۔

۷۔ اسی طرح آپؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جو کوئی کسی غیر کی ایک بالشت بھر زمین ظلم کرکے دبالے گا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر ڈالیں گے۔ (ترغیب صـ۲۱ جلد ۲)

۸۔ ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باغ وغیرہ کے سودے کئی کئی سالوں کے لئے نہ کیا کرو۔ (ابن ماجہ صـ۱۶۱)

۹۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ سودا کرتے وقت شرط نہ لگایا کرو۔ یعنی ایسی شرط جس سے کسی ایک فریق کو نقصان کا خطرہ ہو۔ (کنز العمال)

۱۰۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا دودھ تھنوں میں روک کر جانور فروخت نہ کیا کرو۔ (ابن ماجہ صـ۱۶۳)

۱۱۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ دھوکہ کا سودا نہ کیا کرو۔ (ابن ماجہ صـ۱۵۹)

۱۲۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ درخت کے پھلوں کا سودا اس وقت تک نہ کیا کرو۔ جب تک کہ وہ پھل نفع اٹھانے کے قابل نہ ہو۔ (مسلم شریف صـ۳ جلد ۲)

۱۳۔ ایک مرتبہ آپؐ نے فرما کہ کوئی مسلمان بھائی کسی دوسرے کے بھاؤ میں بھاؤ نہ کیا کرے۔ اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا بیچے۔ (ابن ماجہ)

۱۴۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کسی کو اجرت اور مزدوری پر لے تو پہلے اس کو اس کی اجرت بتلا دے (کنز العمال)

۱۵۔ ایک مرتبہ ایک عورت سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں خرید و فروخت کیا کرتی ہوں۔ سودا خریدتے وقت تو جس دام پر مجھے خریدنا ہوتا ہے۔ اس سے کم دام لگاتی ہوں۔ اور پھر تھوڑا تھوڑا کم کرتی رہتی ہوں۔ کیا یہ درست ہے۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا"

ایسا مت کیا کرو۔ نہ سودا خریدتے وقت ایسا کیا کرو۔ اور نہ فروخت کرتے وقت ایسا کیا کرو۔ جس دام پر خرید کرنے اور بیچنے کا ارادہ ہو وہی کہا کرو۔ چاہے اس میں تم کو کوئی فائدہ ملے یا نقصان ملے (ابن ماجہ صـ۱۶)

ناپ تول میں کمی اور ملاوٹ

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ اس کی وجہ سے پہلی امتیں غارت ہو گئیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ تمہارے سبب سے عذاب نازل ہو جائے۔

قوم شعیب ناپ تول میں کمی اور چیزوں میں ملاوٹ کرتی تھی۔ جس کی وجہ سے قوم کو زلزلہ سے تباہ و برباد کر دیا گیا۔

سود لینا دینا حرام ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک دام جسے آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے۔ چھتیس ۳۶ دفعہ زنا کرنے سے سخت تر ہے۔ دوکاندار کیا جو شخص بھی سود کھاتا ہے۔ اس کا یہی حکم ہے۔ سود لینے والا لکھنے والا منشی وغیرہ بحکم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی قسم کے مجرم ہیں۔

یاد رکھیں

جب تک ہمارے اندر لقمہ حلال نہیں جائے گا۔ ہماری نمازیں، ہماری دعائیں قبول نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ ہماری تمام نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ اسلام کی بنیاد ایمان کامل پر ہے۔ اور ایمان کامل جب ہو گا جب تقویٰ اور پرہیزگاری ہو گی۔ اور تقویٰ اور پرہیزگاری تب ہو گی جب حلال روزی پیدا کرکے کھائے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی ، شیخوپورہ

حزب اللہ اور حزب الشیطٰن کا انجام

اسلام کی ابدی بقاء اور حفاظت کے متعلق قرآن پاک میں ایک عظیم الشان پیشین گوئی کی گئی ہے۔ پہلے کفار کی دوستی سے منع کیا گیا ہے۔ ممکن تھا کہ کوئی شخص یا قوم موالاتِ کفار کی بدولت صریحاً اسلام سے پھر جائے — قرآنِ کریم نے نہایت صفائی اور قوت سے آگاہ کر دیا کہ ایسے لوگ اسلام سے پھر کر کچھ اپنا ہی نقصان کریں گے اسلام کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ حق تعالےٰ مرتدین کے بدلے میں یا ان کے مقابلہ پر ایسی قوم لے آئے گا۔ جن کو خدا کا عشق ہو اور خدا ان سے محبّت کرے۔ وہ مسلمانوں پر شفیق و مہربان اور دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں غالب اور زبردست ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی بحمداللہ ہر قرن میں پوری ہوتی رہی۔ آج بھی ہم مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ جب کبھی چند جاہل اور طامع افراد اسلام کے حلقے سے نکلنے لگتے ہیں۔ تو ان سے زیادہ اور ان سے بہتر تعلیم یافتہ اور محقق غیر مسلموں کو اسلامی فطری کشش سے اپنی طرف جذب کر لیتا ہے۔ اور مُرتدین کی سرکوبی کے لئے خدا ایسے وفا دار اور جاں نثار مسلمانوں کو کھڑا کر دیتا ہے، جنہیں خدا کے راستہ میں کسی کی ملامت اور طعن و تشنیع کی پرواہ نہیں ہوتی۔

کفار کی کثرت اور مسلمانوں کی تھوڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے ممکن تھا کہ کوئی ضعیف القلب اور ظاہر بین مسلمان اس کی تردّد میں پڑ جاتا کہ تمام دنیا سے دوستی منقطع کرنے اور چند مسلمانوں کی رفاقت پر اکتفا کر لینے کے بعد غالب ہونا تو درکنار، کفار کے حملوں سے اپنی زندگی اور بقاء کی حفاظت بھی دشوار ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تسلی فرما دی کہ مسلمانوں کی قلّت اور ظاہری بے سروسامانی پر نظر مت کرو۔ جس طرف خدا اور اس کا رسولؐ اور سچےّ وفادار مسلمان ہوں گے، وہی پلہ بھاری رہے گا۔

قرآنی شواھد۔

۱۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْغَالِبُوْنَ ○ پ۶ ع ۱۲

(ترجمہ) جو کوئی اللہ کو، اس کے رسولؐ اور ایمان والوں کو دوست رکھے، تو اللہ کی جماعت ہی سب پر غالب ہے۔

انسان کی بڑی سعادت اور اس پر خدا کا بڑا فضل یہ ہے۔ کہ وہ فتنہ کے وقت خود سچے راستہ پر ثابت قدم رہ کر دوسروں کو ہلاکت سے بچانے کی فکر کرے۔ خدا جن بندوں کو چاہے اس سعادت کبریٰ اور فضلِ عظیم سے وافر حصّہ عطا فرمایا ہے۔ اس کا فضل غیر محدود ہے۔ اور وہی خوب جانتا ہے۔ کہ کونسا بندہ اس کا اہل اور مستحق ہے۔

۲۔ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ
مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ
عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ
وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ط اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا
وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ○ پ۶ ع ۱۳۔

(ترجمہ) تو کہہ کیا میں تم کو بتلاؤں ان میں سے اللہ کے ہاں کس کی بُری جزا ہے۔ وہی جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضب نازل کیا۔ اور ان میں سے بعض کو بندر اور بعض کو سؤر کر دیا۔ اور جنہوں نے شیطان کی بندگی کی وہی لوگ درجہ میں بدتر ہیں اور سیدھی راہ سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

(مطلب) اگر ایمان با اللہ پر مستقیم ہونا۔ اور ہر اس چیز کی جو خدا کی طرف سے کسی زمانہ میں نازل ہو سچے دل سے تصدیق کرنا ہی تمہارے زعم میں مسلمانوں کا سب سے بڑا جرم ہے۔ اور سب سے بڑی برائی ہے۔ اور اسی وجہ سے تم ان کو موردِ طعن و ملام بناتے ہو۔ تو آؤ کہ میں تم کو ایک ایسی قوم کا پتہ بتلاؤں جو اپنی شرارت اور گندگی کی وجہ سے بدترین خلائق ہے۔ جن پر خدا کی لعنت اور غضب کا اثر آج بھی نمایاں طور پر آشکارا ہے۔ جس کے بہت سے افراد اپنی مکاری بے حیائی اور حرص دنیا کی سزا میں بندر اور سؤر بنائے جا چکے ہیں۔ اور جس نے خدا کی بندگی سے نکل کر شیطان کی غلامی اختیار کر لی اگر انصاف سے دیکھا جائے تو یہ بدترین خلائق اور گم کردہ راہ قوم ہی اصلی معنی میں تمہارے طعن و استہزا کی مستحق ہو سکتی ہے۔ اور وہ خود تم ہی ہو۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ○ پ۶ ع ۶

(ترجمہ) اللہ نے ایمان والوں سے جو نیک عمل کرتے ہیں وعدہ کیا ہے کہ ان کے واسطے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ وہ ہیں دوزخ والے۔

مجموعی احسانات یاد دلانے کے بعض خصوصی احسان اگلی آیت میں یاد دلاتے ہیں۔ یعنی قریش مکّہ اور ان کے پٹھوّوں نے حضور پُر نورؐ کو صدمہ پہنچانے اور اسلام کو مٹانے کے لئے کس قدر ہاتھ پاؤں مارے مگر حق تعالےٰ کے فضل و رحمت نے ان کا کوئی داؤ چلنے نہ دیا اس احسان عظیم کا اثر یہ ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمان غلبہ اور قابو حاصل کر لینے کے باوجود اپنے دشمنوں کو ہر قسم کے ظلم اور زیادتی سے محفوظ رکھیں اور جوشِ انتقام میں عدل و انصاف کا رشتہ ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ممکن ہے کہ کسی کو یہ شُبہ گذرے کہ ایسے کٹّر دشمنوں کے حق میں اس قدر رواداری کی تعلیم کہیں اصول سیاست کے خلاف تو نہ ہوگی۔ کیونکہ ایسا نرم برتاؤ دیکھ کر مسلمانوں کے خلاف شریروں اور بد باطنوں کی جُرأت بڑھ جانے کا قوی احتمال ہے تو فرما دیا کہ مومن کی سب سے بڑی سیاست تقویٰ اور توکّل علی اللہ (خدا سے ڈرنا اور اسی پر بھروسہ کرنا) ہے۔ خُدا سے ڈرنے کا مطلب یہی ہے۔ کہ ظاہر و باطن میں اس سے معاملہ صاف رکھو اور جو عہد و قرار کئے ہیں۔ ان میں پوری وفاداری دکھلاتے رہو پھر بحمداللہ کسی سے کوئی خطرہ نہیں

۴۔ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ
لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ
عَلٰى شَيْءٍ ط اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○
اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ
ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ط
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ
پ۲۸ ع ۳

(ترجمہ) جس دن اللہ ان سب کو جمع کرے گا۔ پھر اس کے آگے قسمیں کھائیں گے۔ جیسے کہ تمہارے آگے، اور خیال رکھتے ہیں۔ کہ وہ کچھ بھلی راہ پر ہیں۔ سنتا ہے! وہی ہیں، اصل جھوٹے۔ ان پر شیطان نے قابو پا لیا ہے۔ پھر ان کو اللہ کی یاد بھلا دی۔ وہ لوگ شیطان کا گروہ ہے۔ وہی خراب ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح تمہارے سامنے جھوٹی قسمیں کھا کر بچ جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ ہم بڑے ہوشیار ہیں۔ اور بڑی اچھی چال چل رہے ہیں۔ اللہ کے سامنے بھی جھوٹی قسمیں کھانے کو تیار ہو جائیں گے کہ پروردگار! ہم تو ایسے نہ تھے۔ شاید وہاں بھی خیال ہو کہ اتنا کہہ دینے سے

رہائی ہو جائے گی۔ شیطان جس پر پوری طرح قابو پالے اس کا دل و دماغ اسی طرح مسخ ہو جاتا ہے۔ کہ اسے کچھ یاد نہیں رہتا کہ خدا بھی کوئی چیز ہے بھلا اللہ کی بزرگی و عظمت اور مرتبہ کو وہ کیا سمجھے شائد محشر میں بھی جھوٹ پر قدرت دے کر اس کی بے حیائی اور حماقت کا اعلان کرتا ہو کہ اس ممسوخ کو اتنی سمجھ نہیں کہ اللہ کے آگے میرا جھوٹ کیا چلے گا۔

شیطانی لشکر کا انجام یقیناً خراب ہے۔ نہ دنیا میں ان کے منصوبے آخری کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔ نہ آخرت میں عذاب شدید سے نجات پانے کی کوئی سبیل ہے۔ اللہ اور رسول کا مقابلہ کرنے والے جو حق و صداقت کیخلاف جنگ کرتے ہیں۔ سخت ناکام اور ذلیل ہیں۔ اللہ لکھ چکا ہے۔ کہ آخرکار حق ہی غالب ہو کر رہے گا۔ اور اس کے پیغمبر ہی مظفر و منصور ہوں گے۔

۵۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پ۲۸ع۳

(ترجمہ) تو نہ پائے گا۔ کسی قوم کو جو اللہ اور پچھلے دن پر یقین رکھتے ہوں کہ وہ ایسوں سے دوستی کریں۔ جو اللہ کے اور اس کے رسولؐ کے مخالف ہوں۔ خواہ وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے، یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے۔ ان ہی کے دلوں میں اللہ نے ایمان رکھ دیا ہے۔ اور اسی نے اپنے غیب کے فیض سے ان کی مدد کی ہے۔ اللہ ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں خبردار! اللہ کا گروہ ہی مراد کو پہنچنے والا ہے۔

مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان جما دیا اور پتھر کی لکیر کی طرح ثبت کر دیا۔ اور ان کو غیبی نور عطا فرمایا۔ جس سے قلب کو ایک خاص قسم کی معنوی حیات ملتی ہے۔ یا روح القدس یعنی جبرئیلؑ سے ان کی مدد فرمائی۔ یہ لوگ اللہ کے واسطے سب سے ناراض ہوئے تو اللہ ان سے راضی ہوا۔ پھر جس سے اللہ راضی ہو اسے اور کیا چاہیئے۔ وہ لوگ اللہ کے مخالف سے دوستی نہیں رکھتے۔ اگرچہ باپ بیٹے ہوں۔ وہی سچے ایمان والے ہیں۔ ان کو یہ درجے ملتے ہیں۔

۶۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ پ۳ع۲

(ترجمہ) اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے رفیق شیطان ہیں وہ ان کو روشنی سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ اور وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

۷۔ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پ۴ع۹ (ترجمہ) یہ جو ہے سو شیطان ہے کہ اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، سو تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اگر ایمان رکھتے ہو۔

مطلب یہ ہے۔ کہ جو مخالف کیمپ سے آکر مرعوب کن خبریں پھیلاتا ہے۔ وہ شیطان ہے یا شیطان کے اغوا سے ایسا کر رہا ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ اپنے چیلے چانٹوں اور بھائی بندوں کا رعب تم پر بٹھلا کر خوفزدہ کر دے۔ سو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اور ضرور رکھتے ہو۔ جس کا ثبوت عملاً دے چکے تو ان شیطانوں سے اصلاً مت ڈرو۔ صرف مجھ سے ڈرتے رہو

ہر کہ ترسید از حق و تقویٰ گزید
ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید

۸۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ پ۵ع۷

(ترجمہ) جو لوگ ایمان والے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ اور جو کافر ہیں۔ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔ سو تم شیطان کے حمائتیوں سے لڑو، بے شک شیطان کا فریب سست ہے

یعنی جب یہ بات ظاہر ہے۔ کہ مسلمان اللہ کی راہ میں، سو پھر تو مسلمانوں کو شیطان کے دوستوں یعنی کافروں کے ساتھ لڑنا بلاتامل ضروری ہوا۔ اللہ تعالےٰ ان کا مددگار ہے کسی قسم کا تردد نہ چاہیئے۔ اور سمجھ لو کہ شیطان کا حیلہ اور فریب کمزور ہے۔ مسلمانوں پر نہ چل سکے گا۔

۹۔ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ پ۸ع۱۰

(ترجمہ) ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا رفیق بنایا جو ایمان نہیں لاتے۔

یعنی جب انہوں نے اپنی بے ایمانی سے خود شیاطین کی رفاقت کو اپنے لئے پسند کیا تو ہم نے بھی اس انتخاب میں کوئی مزاحمت نہ کی جس کو انہوں نے اپنا رفیق بنانا چاہا اسی کو رفیق بنا دیا گیا۔

(مطلب) جن پر گمراہی مقرر ہو چکی یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست اور رفیق ٹھہرالیا ہے۔ اور تماشا یہ ہے کہ اس صریح گمراہی کے باوجود سمجھتے ہیں۔ کہ ہم خوب ٹھیک چل رہے ہیں۔ اور مذہبی حیثیت سے جو روش اور طرز عمل ہم نے اختیار کر لیا ہے وہی درست ہے۔

۱۰۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ پ۱۰ع۱۵۔

(ترجمہ) اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ نیک بات سکھلاتے ہیں۔ اور بری بات سے منع کرتے ہیں۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں۔ جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے

۱۱۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ ... وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ پ۲۴ع۱۸

(ترجمہ) تحقیق جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر اسی پر قائم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ تم مت ڈرو۔ اور غم نہ کھاؤ اور اس بہشت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ تھا۔ دنیا میں ہم تمہارے رفیق ہیں۔ اور آخرت میں بھی اور تمہارے واسطے وہاں وہ نعمتیں موجود ہیں۔ جن کو تمہارا دل چاہے اور تمہارے لئے وہ چیزیں موجود ہیں۔ جو تم مانگو۔ اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔

(تفسیر) جن لوگوں نے دل سے اقرار کیا اور اس پر قائم رہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ربوبیت اور الوہیت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا نہ اس یقین و اقرار سے مرتے دم ہٹے۔ جو کچھ زبان سے کہا تھا۔ اس کے مقتضا پر اعتقاداً اور عملاً جمے رہے۔ اللہ کی ربوبیت کاملہ کا حق پہچانا۔ جو عمل کیا خالص اس کی خوشنودی اور شکر گزاری کے لئے کیا۔ اپنے رب کے عائد کئے ہوئے حقوق و فرائض کو سمجھا اور ادا کیا۔ غرض ماسوا سے منہ موڑ کر سیدھے اسی کی طرف متوجہ

ہوئے اور اسی کے راستہ پر چلے۔ ایسے مستقیم الحال بندوں پر موت کے قریب اور قبر میں پہنچ کر اور اس کے بعد قبروں سے اٹھتے وقت اللہ کے فرشتے اترتے ہیں جو تسکین و تسلی دینے اور جنت کی بشارتیں سناتے ہیں کہتے ہیں۔ کہ اب تم کو ڈرنے اور گھبرانے کا کوئی موقع نہیں رہا۔ دنیائے فانی کے سب فکر و غم ختم ہوئے۔ اور کسی آنے والی آفت کا اندیشہ بھی نہ رہا۔ اب ابدی طور پر ہر قسم کی جسمانی و روحانی خوشی اور عیش تمہارے لئے ہے۔ اور جنت کے جو وعدے انبیائے علیہم السلام کے ذریعہ کئے گئے تھے وہ اب تم سے ایفاء کئے جانیوالے ہیں۔ یہ وہ دولت ہے۔ جس کے ملنے کا یقین حاصل ہونے پر کوئی فکر اور غم آدمی کے پاس بھٹک بھی نہ سکتا۔

۱۲- وَاِنَّهٗ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ پ ۱۹ ع ۱۵

(ترجمہ) اور یہ قرآن پروردگارِ عالم کا اتارا ہوا ہے۔ اس کو معتبر فرشتہ لے کر اترا ہے تیرے دل پر، کہ تو ڈر سنانیوالا ہو۔

یعنی الفاظ و مضامین سب وحی ربانی ہے قلب مبارک پر القا کئے گئے ہیں۔

۱۳- هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ○ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ○ پ ۱۹ ع ۱۵

(ترجمہ) کیا میں تم کو بتلاؤں؟ کس پر اترتے ہیں۔ شیطان، وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں (تفسیر) آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ شیطانی وحی کس قسم کے لوگوں پر اترتی ہے۔ وہ جھوٹوں بدمعاشوں اور بدکاروں پر آتی ہے۔ کیونکہ شیطان سچے اور نیک آدمیوں سے بیزار ہے کیونکہ یہ اس کو برا جانتے ہیں۔ جھوٹے دغا بازوں سے خوش ہے۔ جو اس کی مرضی کے موافق ہیں۔ بھلا سب سچوں سے زیادہ سچے اور تمام نیکوں سے بڑھ کر نیک انسان کو شیطانی وحی سے کیا نسبت؟

حضورؐ کا صدق و امانت، اتقا، پاکبازی خدا ترسی تو وہ اوصاف ہیں جو بچپن سے لے کر دعویٰ نبوت تک آپ کی ساری قوم کو تسلیم تھے۔ حتیٰ کا الصادق اور الامین، آپ کا لقب ہی پڑ گیا تھا۔

شیاطین کوئی ایک آدھ ناتمام بات امور غیبیہ جزئیہ کے متعلق جو سن بھاگتے ہیں۔ اس میں سو جھوٹ ملا کر اپنے کاہن دوستوں کو پہنچاتے ہیں۔ بہ حقیقت ان کی وحی کی ہے شیاطین ملاء اعلیٰ کی طرف کان لگاتے ہیں کہ کوئی غیبی بھنک کان میں پڑ جائے یا کوئی چیز جو ادھر سے آئے تو چلتی کریں۔

۱۴- وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ○ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ○ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ○ پ ۵ ع ۱۵

(ترجمہ) اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ صریح نقصان میں پڑا۔ یہ ان کو وعدہ دیتا ہے۔ اور ان کو امیدیں دلاتا ہے اور جو کچھ شیطان ان کو وعدہ دیتا ہے۔ سو سب فریب ہے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ اور وہ وہاں سے بھاگنے کے لئے جگہ نہیں پائیں گے۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ان کو ہم باغوں میں داخل کریں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ○ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ○ پ ۲۶ ع ۵

(ترجمہ) اللہ ایمانداروں کا رفیق ہے اور منکروں کا رفیق نہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو یقین لائے۔ اور انہوں نے بھلے کام کیا) جنت میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور جو لوگ منکر ہیں۔ وہ برت رہے ہیں۔ اور چوپایوں کی طرح کھاتے ہیں۔ اور ان کا گھر آگ ہے۔

اللہ مومنین صالحین کا رفیق ہے۔ جو وقت پر ان کی مدد کرتا ہے۔ کافروں کا ایسا رفیق کون ہے۔ جو اللہ کے مقابلہ میں کام آ سکے۔ کافر دنیا کا سامان برت رہے ہیں۔ اور مارے حرص کے اور چوپایوں کی طرح اناپ شناپ کھائے جا رہے ہیں۔ نتیجہ کی خبر نہیں کہ کل یہ کھایا پیا کس طرح نکلے گا اچھا چند روز مزے اڑا لیں، آگے ان کے لئے آگ کا گھر تیار ہے۔

تعارف و تبصرہ

★ حافظ نور محمد انور

نام کتاب ...... اہم فیصلے۔

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۴۰ کاغذ نیوز لکھائی چھپائی اچھی، ٹائیٹل خوبصورت قیمت پچیس پیسے۔

ناشر۔ مرکزی دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک تنگ محل لاہور

اس پمفلٹ کا پورا نام "قیام پاکستان سے اعلان تاشقند تک جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے اہم فیصلے" ہے۔

اس میں قیام پاکستان سے لے کر اب تک جمعیۃ کی تبلیغی سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور منعقدہ اجلاس مجلس شوریٰ جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان، فروری ۱۹۶۶ء مطابق ۱۵ ار شوال ۱۳۸۵ھ کی پوری کاروائی بھی درج ہے۔ اس اجلاس میں جن جن علمائے کرام نے شرکت کی ہے۔ ان کے اسماء گرامی بھی درج ہیں۔ مجلس شوریٰ میں پیش کردہ رپورٹ، ملک کی موجودہ مذہبی و سیاسی صورت حال کا جائزہ اور دینی معاملات، جہاد مسئلہ کشمیر اور اعلان تاشقند وغیرہ پر حضرت مفتی محمود صاحب کا بیان جسے مجلس شوریٰ نے منظور کیا ہے۔ بھی تفصیلاً درج کیا گیا ہے۔ اور دیگر جو جو قرار دادیں اس اجلاس میں پاس ہوئی ہیں۔ سب اس پمفلٹ میں درج نہیں۔

جمعیۃ کی تمام شاخوں کو چاہیئے کہ اس پمفلٹ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر ملک میں مفت تقسیم کریں۔

نام کتاب ...... آئینہ نماز

تصنیف ...... مولانا عاشق الٰہی صاحب

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۲۰۸ کتابت طباعت بہتر کاغذ سفید، سرورق خوبصورت، قیمت ایک روپیہ باسٹھ پیسے علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ۔ دار التصنیف و الاشاعت ۱۴۱ بی شاہ عالم لاہور۔

اس کتاب میں نماز کے شرائط و فرائض اور متعلقہ فضائل و مسائل جامعیت اور تفصیل کے ساتھ آسان اردو زبان میں مرتب کئے گئے ہیں۔ یہ مجموعہ نہ صرف نماز بلکہ اسلام کے پانچوں ارکان کی توضیح و تشریح ہر امام و ہر نمازی کے لئے اس کتاب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

۱۔ تقسیم وراثت مفصل } صفحات ۱۲ ۱ قیمت پانچ روپے سائز ۱۸×۲۲/۸

۲۔ تقسیم وراثت مجمل (طبع دوم) مع نقشہ جات صفحات ۱۴۴ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ اے لرنرز گائیڈ ٹو دی ڈویژن آف ہیری

باقی صد ۱۸ پر

نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

ملک بھر میں وفاق المدارس العربیہ سے ملحق فوقانی مدارس کا آخری امتحان (دورہ حدیث شریف) وفاق کے زیر نگرانی اس سال ۱۳۸۵ھ کو بھی حسب معمول لیا گیا۔ ۱۴۵ فضلاء شریک امتحان ہوئے۔ جن میں سے ۱۲۱ کامیاب قرار دیئے گئے اور ۲۴ ناکام ہوگئے۔ نتیجہ ۸۴ فیصد رہا۔ درجہ عُلیا (فسٹ ڈویژن) میں ۱۷ درجہ وسطیٰ (سیکنڈ ڈویژن) ۵۳ اور درجہ ادنیٰ (تھرڈ ڈویژن) میں ۳۷ امیدوار کامیاب ہوئے۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی ۵ کے طالب علم رول نمبر ۱۷۳ مولوی عبدالغفور ولد مولوی محمد قاسم سندھی ۵۲۵ نمبر لے کر سب میں اول رہے۔ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کے طالب علم رول نمبر ۱۳۶ مولوی محمد انور شاہ ولد مولوی محمد اکبر خان بنوی ۵۰۴ نمبر حاصل کر کے دوم رہے۔ نیز مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان کے طالب علم رول نمبر ۱۲۹ مولوی محمد حسن ولد مولانا محمد برنی ایرانی ۴۸۲ نمبر حاصل کر کے سوم رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم میں برکت فرماوے۔ مرکزی ادارہ وفاق المدارس۔ تینوں حضرات کی شاندار کامیابی پر ان کے مدارس اساتذہ اور والدین کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

محمود عفی اللہ عنہ۔ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان شہر

رول نمبر	نام مع ولدیت	نمبر حاصل کردہ	نتیجہ
	دار العلوم سرحد پشاور		
۱	سیدا جان ولد فضل جان	۳۱۶	کامیاب وسطیٰ
۲	گل عظیم خان ولد خان جان	۲۳۲	ناکام
۳	امین الحق ولد سید اسلام	۲۶۹	کامیاب ادنیٰ
۴	محمد قاسم ولد فضل خان	۲۵۰	〃 ترمذی
۵	فضل الرحمن ولد عجب خان	۲۶۶	〃 〃
۶	نصر اللہ ولد عبد الحنان	۳۱۲	〃 وسطیٰ
۷	حمید الرحمن ولد عبد اللطیف	۲۸۰	〃 ادنیٰ
۸	صاحب الحق ولد قاضی عبد الجلال	۲۱۰	ناکام
	معراج العلوم بنوں		
۹	امان اللہ ولد شیر خان	۲۴۰	کامیاب ترمذی
۱۰	محمد رحمن ولد فیض اللہ خان	۱۹۷	ناکام
۱۱	محمد سرور خان ولد گل بہار خان	۲۵۴	کامیاب ادنیٰ
۱۲	نور الحسن ولد خان زادہ	۲۵۰	〃 بخاری
۱۳	زرولی شاہ ولد عبد اللہ عرف نوروز	۲۴۰	〃 ادنیٰ
۱۴	عبد الہادی ولد دولت خان	۲۹۰	〃 ادنیٰ
	دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک		
۵۵	فضل الرحمن ولد سیف الرحمن	۲۳۶	ناکام
۵۶	فضل کریم ولد مولوی فضل رحیم	۲۶۲	کامیاب ترمذی
۵۷	برہان الدین ولد مولوی فضل ہادی	۳۰۴	〃 وسطیٰ
۵۸	حبیب اللہ عرف فریق اللہ	۲۱۲	ناکام
۵۹	نور البصر ولد قاضی محبت اللہ	۳۳۴	کامیاب وسطیٰ
۶۰	محمد حسین ولد محمد حسن	۳۲۲	〃 〃
۶۱	محمد غلام یحییٰ ولد غلام محمد	۳۳۴	〃 〃
۶۲	حافظ فضل معبود ولد مولانا محمد شعیب	۲۴۳	بخاری
۶۳	عبد الودود ولد شاکر اللہ	۲۶۶	〃 〃
۶۴	محمد اسحٰق ولد مولوی عبد الحلیم	۳۱۳	وسطیٰ
۶۵	حبیب الحق ولد ولی الرحمن	۱۷۵	ناکام
۶۶	سلطان محمد ولد غلام محمد	۳۳۹	کامیاب وسطیٰ
۶۷	عبد الرب ولد مولوی مسکین	۲۸۲	〃 ادنیٰ
۶۸	عبد الرحیم ولد رحمت اللہ	۳۹۶	〃 عُلیا
۶۹	حسین احمد ولد مولانا حسن المآب	۲۸۰	〃 ادنیٰ
۷۰	حافظ عبد الرحیم ولد عبد الرحمن	۲۴۶	〃 ترمذی
۷۱	غلام محمود ولد زمان شاہ	۲۷۴	〃 ادنیٰ

رول نمبر	نام مع ولدیت	نمبر حاصل کردہ	نتیجہ
۷۲	عبد الستار ولد گل حبیب	۲۷۶	کامیاب ادنیٰ
۷۳	سیف الرحمن ولد عبد القیوم	۲۸۱	〃 〃
۷۴	عبد الخالق ولد عبد الرحمن	۲۵۱	〃 ×
۷۵	محمد رفیق ولد بختیار میاں	۲۱۷	ناکام
۷۶	حفیظ الحق ولد عبد الحکیم	۳۴۹	کامیاب وسطیٰ
۷۷	محمد اللہ ولد محمد امین	۲۳۴	ناکام
۷۸	اورنگ زیب ولد مولانا سید نور	۲۸۷	کامیاب ادنیٰ
۷۹	محمد سراج الدین ولد میر عزت شاہ	۴۱۳	کامیاب عُلیا
۸۰	محمد سعید ولد فضل نعیم	۳۲۹	〃 وسطیٰ
۸۱	شیخ شہاب الدین ولد قاضی محمد جان	۲۹۱	〃 ادنیٰ
۸۲	محمد عبد الواحد ولد محمد علیم	۲۹۲	〃 〃
۸۳	لطف اللہ ولد محمد ظریف خان	۳۳۰	〃 وسطیٰ
۸۴	عمر خان ولد شاہنواز	۳۱۱	〃 〃
۸۵	عبد الحکیم ولد خدائی نظر	۳۰۸	〃 〃
۸۶	عبد الوہاب ولد محمد اکرام	۳۸۲	〃 عُلیا
۸۷	محمد غلام ولد خیال گل	۲۸۵	〃 ادنیٰ
۸۸	معراج گل ولد عجب گل	۲۸۱	〃 〃
۸۹	بہار رشید ولد مولوی خان شیر	۳۴۸	〃 وسطیٰ
۹۰	نور حسین شاہ ولد معین شاہ	۴۰۲	〃 علیا
۹۱	عبد الجلیل ولد ملک مُلا	۲۷۳	〃 〃
۹۲	محمد جان ولد مولوی امان محمد	۳۰۹	〃 وسطیٰ
۹۳	عبد المنان عرف گل تازہ خان ولد عبد المجید	۲۴۶	〃 〃
۹۴	محمد لائق ولد عبد الغنی	۲۶۶	〃 〃
۹۵	عبید اللہ شاہ ولد کلیم اللہ	۳۳۷	〃 〃
۹۶	سیال خان ولد محمد امین	۲۹۱	〃 ادنیٰ
۹۷	مرزا گل ولد قادر شیر	۲۳۱	ناکام
۹۸	عبد السلام ولد مولانا سنگ پارس	۳۳۶	کامیاب وسطیٰ
۹۹	محمد شفیق الرحمن ولد مولینا حبیب الرحمن	۲۴۴	〃 ادنیٰ
۱۰۰	عبد الخالق ولد نور الحق	۳۴۶	〃 وسطیٰ
۱۰۱	لطیف الرحمن ولد مولینا نور محمد	۴۰۹	〃 علیا
۱۰۲	علی محمد ولد مولانا گل محمد	۳۴۱	〃 وسطیٰ
۱۰۳	امین اللہ ولد محمد علی خان	۳۲۶	〃 〃
۱۰۴	فرید الدین ولد ملا محمد حسین	۳۳۵	〃 〃
۱۰۵	احمد نور ولد عبد الخالق	۲۹۳	〃 ادنیٰ
۱۰۶	رسول شاہ ولد محمد غلام جان	۳۵۷	〃 وسطیٰ

رول نمبر	نام مع ولدیت	نمبر حاصلکردہ	نتیجہ
۱۰۷	عبدالرحیم شاہ ولد مہربان شاہ	۳۱۷	کامیاب وسطیٰ
۱۰۸	عبدالصمد ولد مولانا محمد گل	۳۵۸	〃 〃
۱۰۹	بشیر احمد ولد مولوی عبدالجبار	۲۵۱	〃 ادنیٰ
۱۱۰	حافظ عنایت الرحمٰن ولد مولانا عبدالخالق	۲۵۲	کامیاب ×
۱۱۱	سید نبی ولد حضرت سید	غیر حاضر	
۱۱۲	عبدالبر ولد عبدالشکور	۲۹۸	کامیاب ادنیٰ
۱۱۳	عثمان غنی ولد عبدالغنی	۲۹۴	〃 ×
۱۱۴	میاں گل داد ولد زرداد	۲۶۹	〃 ادنیٰ
۱۹۱	کفایت اللہ ولد محمد شیر علی	۱۸۷	ناکام
۱۹۲	میاں گل ولد پائندہ محمد	۳۹۰	کامیاب علیا
۱۹۳	عنایت الحق ولد عبدالحکیم	۳۰۱	〃 وسطیٰ
۱۹۴	محمد رضا ولد اکبر شاہ	۳۴۷	〃 〃

دارالعلوم ربانیہ ضلع لائلپور

۱۱۵	عبدالغفار ولد مولوی عبدالستار	۳۱۳	کامیاب وسطیٰ
۱۱۶	خیر محمد ولد شیر محمد	۲۰۳	ناکام
۱۱۷	محمد رفیق صابر ولد محمد علی	۲۱۴	〃
۱۱۸	محمد زاہد ولد قاری حبیب اللہ	۲۹۸	کامیاب ادنیٰ
۱۱۹	بشیر احمد ولد محمد اسمٰعیل	۲۳۴	ناکام ×

قاسم العلوم ملتان شہر

۱۲۸	غلام حیدر ولد خدا بخش	۲۴۶	کامیاب ادنیٰ
۱۲۹	محمد حسن ابرنی ولد مولانا محمد	۴۸۲	〃 علیا
۱۳۰	محمد رمضان ولد عطا محمد	۳۲۸	〃 وسطیٰ
۱۳۱	عبدالستار ولد غلام حسن	۲۵۶	〃 ادنیٰ
۱۳۲	اللہ دتہ عرف خلیل الرحمٰن ولد حاجی فیض بخش	۳۴۶	〃 وسطیٰ
۱۳۳	حافظ غلام حیدر ولد مبارک خاں	۲۷۰	〃 ادنیٰ
۱۳۴	حافظ سلطان سکندر ولد میاں اللہ یار	۳۴۱	〃 وسطیٰ
۱۳۵	حافظ الٰہی بخش ولد ملک محمد حسین	۱۷۲	ناکام
۱۳۶	محمد انور شاہ ولد مولانا محمد اکبر خاں	۵۰۴	کامیاب علیا
۱۳۷	خدا بخش ولد غلام حیدر	۲۶۳	〃 ادنیٰ
۱۳۸	عبدالحلیم ولد معروف شاہ	۳۹۴	〃 علیا
۱۳۹	بشیر احمد ولد بہادر علی	۳۳۹	〃 وسطیٰ
۱۴۰	غلام محمد ولد ملک گامن	۳۳۲	〃 〃
۱۴۱	احمد علی ولد میاں محمد یار	۲۶۶	〃 ادنیٰ
۱۴۲	بہاء الحق ولد اللہ بخش	۳۱۷	〃 وسطیٰ
۱۴۳	نذیر احمد ولد خدا بخش	۲۱۱	ناکام
۱۴۴	جلال الدین ولد حاجی ظفر خاں	۲۵۰	کامیاب
۱۴۵	محمد قاسم ولد امام بخش	۳۰۰	〃 وسطیٰ
۱۴۶	عاشق محمد ولد اللہ دتہ	۳۱۷	〃 〃
۱۴۷	غلام حسین ولد علی محمد	۲۰۳	ناکام
۱۴۸	امیر احمد ولد غلام حسن	۲۹۵	کامیاب ادنیٰ

مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان شہر

۱۴۹	پیر محمد فاخری ولد مولوی نور محمد	۴۵۵	کامیاب علیا
۱۵۰	عبدالعزیز ولد گل محمد	۳۸۴	〃 〃
۱۵۱	فضل خالق ولد عبدالخالق	۲۰۱	ناکام
۱۵۲	عبدالرحیم ولد میاں سردار محمد	۲۹۵	کامیاب ادنیٰ
۱۵۳	مشتاق احمد ولد نور محمد	۳۵۲	〃 وسطیٰ

رول نمبر	نام مع ولدیت	نمبر حاصلکردہ	نتیجہ
۱۵۴	رشید احمد ولد مولوی بشیر احمد	۳۴۵	کامیاب وسطیٰ
۱۵۵	عبدالرحمٰن ولد حاجی غلام حاضر	۲۹۹	〃 ادنیٰ
۱۵۶	خدا بخش ولد غلام فرید	۳۱۸	〃 وسطیٰ
۱۵۷	عبدالغفور ولد اللہ وسایا	۳۳۴	〃 〃
۱۵۸	محمد رفیق ولد قمر الدین	۲۸۲	کامیاب ادنیٰ
۱۵۹	محمد اکمل ولد حافظ محمد مقصود	۲۳۷	ناکام
۱۶۰	رفیق احمد ولد عبدالغفار	۳۰۱	کامیاب وسطیٰ
۱۶۱	سید محمد حسن ولد سید حشمت علی شاہ	۳۲۰	〃 〃
۱۶۲	ظہور احمد ولد حاجی غلام نبی	۳۰۵	〃 〃
۱۶۳	محمد امین ولد محمد خان	۳۲۸	〃 〃
۱۶۴	محمد یحییٰ ولد مولوی محمد علی	۲۹۰	〃 ادنیٰ
۱۶۵	عبدالرحمٰن ولد محمد صدیق	۲۸۰	〃 〃
۱۶۶	حافظ خلیل الرحمٰن ولد علی بخش	۲۰۸	ناکام
۱۶۷	واحد بخش ولد اللہ بچایا	۲۰۸	〃
۱۶۸	محمد شاکر ولد غلام محمد	۲۲۳	〃
۱۶۹	عبدالغفار ولد عبدالرحمٰن	۲۹۴	کامیاب ادنیٰ
۱۷۰	لیاقت علی ولد محمد صدیق	۳۵۹	〃 وسطیٰ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی ۵

۱۷۱	محمد شفیع ولد محمد طاہر	۲۹۸	کامیاب ادنیٰ
۱۷۲	محمد عبدالقادر ولد محمد ثناء اللہ	۲۹۸	〃 〃
۱۷۳	عبدالغفور ولد مولوی محمد قاسم	۵۲۵	〃 علیا
۱۷۴	عبدالعزیز ولد گل محمد	۳۶۵	〃 〃
۱۷۵	عبدالرشید ولد اسد اللہ	۲۲۴	ناکام
۱۷۶	محمد خلیل ولد مولوی محمد نذیر	۳۳۷	کامیاب وسطیٰ
۱۷۷	محمد ابراہیم ولد مولوی عبداللہ	۴۸۱	〃 علیا
۱۷۸	محمد ابراہیم ولد ملک محمد پیارا	۳۲۷	〃 وسطیٰ
۱۷۹	محمد الدین ولد محمد بدر الدین	۳۷۲	〃 علیا
۱۸۰	غلام فرید ولد مہر علی	۳۴۵	〃 وسطیٰ
۱۸۱	عبدالعزیز ولد عبید اللہ	۲۷۸	〃 ادنیٰ
۱۸۲	محمد جمیل ولد عبدالرزاق	۳۰۲	〃 وسطیٰ
۱۸۳	عبداللہ ولد حاجی محمد یوسف	۳۵۴	〃 〃
۱۸۴	عبدالقیوم ولد محمد صدیق	۴۰۶	〃 علیا
۱۸۵	نادر حسین ولد علی عباس	۳۱۴	〃 وسطیٰ
۱۸۶	محمد اعظم ولد محمد ابراہیم	۳۴۰	〃 〃
۱۸۷	محمد رفیق ولد محمد اکبر	۲۱۷	ناکام
۱۸۸	ولی محمد ولد خان محمد	۳۳۷	کامیاب وسطیٰ
۱۸۹	محمد عبدالخالق ولد غلام علی	۲۳۶	ناکام
۱۹۰	عبدالرحمٰن مٹلہ ولد حاجی محمد یوسف	۳۲۹	کامیاب وسطیٰ

حمایت الاسلام خلجی کنڈر خیل

۲۰۱	خالستہ خاں ولد محمد عثمان		
۲۰۲	عنایت اللہ ولد مولانا عبدالحق		

علیا	وسطیٰ	ادنیٰ	ضمنی	ناکام	غیر حاضر	کل تعداد	نتیجہ فیصد
۱۷	۵۳	۲۷	۱۴	۲۴	۱	۱۴۶	۸۴

محمد شریف عفی عنہ
ناظم دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان شہر

بقیہ : اداریہ

ہو جاتے گا بلکہ ضروری ہے کہ حکومت اس قانون کو مؤثر بنانے کے لئے موزوں تدابیر بھی عمل میں لائے —— ہماری رائے میں کوئی قانون صرف اُسی صورت میں مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتا ہے جب کہ اُس کے نافذ کرنے والے اور اس کو عمل میں لانے والے خوفِ خدا اور احساس فرض کی دولت سے بہرہ ور ہوں۔ اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ عوام و حکام میں یہ دونوں چیزیں پیدا کرنے کے لئے جامع پروگرام بنائے۔

صوبائی کابینہ نے بچوں کی اصلاح کے لئے تربیتی ادارے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے ایک نظام قائم کرنے کا فیصلہ کر کے بھی ایک قابل تعریف قدم اٹھایا ہے —— بچے ملک کی بہت قیمتی متاع اور مستقبل کے معمار ہیں۔ انہی کی تربیت و اصلاح اور قابلیت پر ملک کی آئندہ ترقی کا دار و مدار ہے اور ملک و قوم کے مستقبل کی امیدیں انہیں نونہالوں سے وابستہ ہیں لیکن بدقسمتی سے یہاں بچوں ہی کو درخور اعتناء نہیں سمجھا جاتا۔ نہ توان کی ذہنی صحت مندی اور تربیت و اصلاح کی طرف توجہ دی جاتی ہے اور نہ ہی ان کی خوراک، پوشاک اور جسمانی صحت کا خیال کیا جاتا ہے جس کے باعث ان کی صلاحیتیں پوری طرح نشو و نما نہیں پاتیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ان کی جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ ان کی روحانی، اخلاقی اور ذہنی صحت کا بھی خیال رکھا جائے۔ تاکہ وہ صحیح معنوں میں ملک و قوم کے معمار بن سکیں۔

ہم صوبائی کابینہ کے ان دونوں فیصلوں کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰے ان دونوں فیصلوں کو صحیح صورت میں عملی جامہ پہنانے کی حکومت کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دارالعلوم صدیقیہ کوٹ عبدالمالک کا افتتاح

مورخہ ۷ فروری ۱۹۶۶ء بروز سوموار جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی نے اپنے مبارک ہاتھوں سے دارالعلوم صدیقیہ کوٹ عبدالمالک کے شعبۂ حفظ و قرأت کا افتتاح فرمایا۔ اس تقریب سعید کے موقع پر جامع شریعت و طریقت وقارالعلماء والاصفیا اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری مدظلہ العالی اور مناظر اسلام شیر ببیشۂ حریت حضرت مولانا لال حسین اختر مدظلہ نے حاضرین کو خطاب فرمایا اور مدرسے کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی —— آخر میں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے طالب علموں کو قرآن کریم کے مقدس الفاظ کہلوائے اور مدرسہ کے پھلنے پھولنے، کامیابی سے ہمکنار ہونے اور قطب الاقطاب امام الاولیاءؒ حضرت شیخ التفسیر قدس سرہٗ کے نقش قدم پر چل کر دینی خدمات انجام دینے کی دعا فرمائی۔ حضرت مدظلہ نے اس موقع پر بیگم سعید سہگل کے حق میں بھی خصوصی دعا فرمائی۔ کیونکہ وہ مدرسہ کے معاونین خصوصی میں شامل ہیں —— یہ مدرسہ حضرت جانشین شیخ التفسیر کی سرپرستی اور حضرت مولانا محمد صابر صاحب خادم خاص حضرت لاہوری نوراللہ مرقدہٗ کے اہتمام میں تیار ہو رہا ہے۔

اس موقع پر کی گئی تقاریر خدام الدین کے کسی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

(قاری محمد اسمٰعیل مدرس دارالعلوم صدیقیہ)

بلا تبصرہ

انبیاء کی خیالی تصاویر لگانے پر احتجاج

انجمن تحفظ پاکستان کے صدر اور ہفت روزہ شہاب کے مدیر مولانا کوثر نیازی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ شاہی قلعہ کے عجائب گھر میں لگی ہوئی انبیائے کرام کی خیالی تصاویر فوراً اتار دی جائیں۔ اور جن لوگوں کی غفلت کی وجہ سے یہ تصاویر آویزاں کی گئی ہیں۔ ان کے خلاف سخت تادیبی کاروائی کی جائے۔

مولانا نے اخباری نمائندوں کو ایک ملاقات میں بتایا کہ مجھے کئی دنوں سے لاہور کے شہریوں کی طرف یہ اطلاع مل رہی تھی کہ شاہی قلعہ کے عجائب گھر میں انبیائے کرام کی تصویر آویزاں ہیں آج میں خود تحقیق کے لئے شاہی قلعہ گیا اور یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں محکمہ آثار قدیمہ نے حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا، حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سبا کی خیالی تصویریں بڑے اہتمام سے فریم میں لگا رکھی ہیں۔ اور افسوس یہ ہے کہ اس حرکت پر محکمہ والوں کو کوئی پشیمانی نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی نے کہا۔ کہ آئے دن ہم غیر ملکی اخبارات اور جرائد کتابوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ جن میں انبیائے کرام کی تصاویر چھاپی جاتی ہیں۔ مگر خود پاکستان کی اسلامی ریاست میں سرکاری عجائب گھر میں یہ تصویریں... آویزاں ہیں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو توجہ دلانے کے باوجود انہیں ہٹانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

انہوں نے کہا میں اس جہالت اور افسوسناک شرارت کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں اور صوبہ کے دیندار گورنر ملک امیر محمد خاں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان تصاویر کو ہٹانے کے احکام جاری فرمائیں۔ اور جن لوگوں کی غفلت اور جہالت سے ان انبیاء کی یہ توہین روا رکھی گئی ہے۔ ان کے خلاف سخت تادیبی کاروائی کی جائے۔

بدترین مخلوقات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اہل کتاب میں یہ دستور تھا۔ کہ جب ان میں کوئی نیک بخت آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد تیار کرتے پھر اس میں ان کی صورتیں بناتے۔ یہ لوگ اللہ تعالٰے کے ہاں بدترین مخلوقات ہیں۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا۔ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ ہر مصوّر دوزخ میں ہوگا۔ ہر ایک مصوّر کے عوض اسے ایک جان دی جائے گی۔ پھر ہر ایک تصویر کے عوض اسے دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تمہیں یہ کام ضرور ہی کرنا ہے۔ تو درخت کی تصویر بنا لو۔ اور ان چیزوں کی تصویریں بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ جب کہ آپ بطحاء میں تشریف فرما تھے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ میں جائیں اور جس قدر اس کے اندر تصویریں ہیں۔ سب کو مٹا دیں۔

(عون ا　　شرح ابوداؤد میں ہے کہ جو تصویریں خانہ کعبہ کے اندر تھیں۔ ان میں حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیل کی تصویریں بھی تھیں۔) آنحضرت سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوئے۔ جب تک ساری تصویریں مٹا نہ دی گئیں۔ (رواہ ابوداؤد) (ماخوذ فوٹو شرعی فیصلہ از حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ) تا عنبر وایا الی بصیر

پروگرام

حضرت مولانا عبیداللہ انور ۱۹ مارچ ۶۶ء بروز ہفتہ بذریعہ آہو ایکسپریس ملتان تشریف لے جائیں گے اور وہاں سے بذریعہ بس مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوں گے۔

(حاجی بشیر احمد)

بقیہ :- مجلسِ ذکر

باندھ دیا - تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کے طرزِ عمل کو اپنائیں اور ان کے ہر ارشاد کو حرزِ جان بنائیں - ہمیں لازم ہے کہ حضرتؒ کے بتائے ہوئے، اذکار کو پابندی کے ساتھ اپنا معمول بنائیں اور اس معمول کو قبر کے آخری لمحہ تک نبھائیں - حضرتؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب ۹ سال کا تھا ابھی شعور بھی نہ تھا کہ مجھے حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے ان کو محرّرًا دین کے لئے وقف کر رکھا تھا - اور ولی را ولی مے شناسد کے طرز پر اور دل را بدل رہیست کے مصداق حضرت دین پوریؒ نے حضرتؒ کو چن لیا اور ذکر کی تلقین فرمادی اور پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس ذکر کو زندگی کے آخری لمحہ تک نبھایا - ہم نے خود اپنے کانوں کے ساتھ سنا کہ وہ ذکر کرتے کرتے ہی دنیا سے گئے - جب موت کا فرشتہ آیا تو میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر تھا حضرت کی زبان پر ذکر جاری تھا - آپ صائم تھے روزہ افطار کرنے کی نوبت ہی نہ آئی ———!

آپ خود ہی اندازہ فرمالیں کہ جن کا یہ فرمان تھا کہ میں نے بڑے بڑوں کے ایمان بھسم ہوتے دیکھے ہیں، قبر کے درے درے ایمان کا ہر وقت خطرہ ہے وہ کہاں ذکر سے غافل ہو سکتے تھے - اور ہم بھی ان کے سچے متبعین جبھی ہو سکتے ہیں کہ ان کے طرزِ عمل کو اپنائیں حضرتؒ فرمایا کرتے تھے " میں نے اپنے گناہوں کا ایک سائن بورڈ (SIGNBOARD) بنا رکھا ہے - اپنے نفس کو بتاتا ہوں کہ احمد علی! یہ ہیں تیرے گناہ — اللہ تعالیٰ ستاری سے کام لے رہے، ہیں - ورنہ اگر خلقِ خدا کو پتہ چل جائے تو تیرے منہ پر کوئی تھوکے بھی نہ -"

فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ ذلیل سمجھتا ہوں کہ " تو سب سے زیادہ خطا کار ہے -" یہ ہے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت اور یہ ہے ان کی تعلیم ہمیں گھمنڈ ہو جاتا ہے کہ ہم بڑے نیک ہیں - اگر ایسا ہوا تو جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھنے پائیں گے -

یہ کبھی بھی مت خیال کیجئے کہ فلاں بے نماز ہے اور میں اس سے اعلیٰ اور برتر ہوں - فلاں نیک نہیں ہے اور میں بڑا متقی اور پارسا ہوں - دوسرے مجھ سے کم تر ہیں یا ایسے ہیں - ویسے ہیں - حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ ہر ملحد اور زندیق کو بھی اپنے سے بہتر جا لو ———!

آج دن بھر بس میں سفر کرتا رہا ہوں - بخار بھی ہے مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جو ڈیوٹیاں اور فرائض، ہیں ان کے سلسلے میں ہر کام کرنا پڑتا ہے - کھانا بھی وقت پر نہیں کھا سکتا اور اس پر بھی میں خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ کام لے رہے ہیں -

ہم اللہ کے کام میں لگے ہیں - اللہ ہمارا کارساز ہے - مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ

اللہ تعالیٰ کبر سے، غرور سے، گھمنڈ سے بچائے اور سب کا خاتمہ ایمان کامل پر کرے - اپنی یاد کی توفیق بیش از بیش عطا فرمائے - سدا اپنے دروازے پر آنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

بقیہ :- تعارف وتبصرہ

(تقسیم وراثت مجمل کا انگریزی ترجمہ)
مؤلفہ ملک بشیر احمد بگوی (بی ایس سی سول انجینئرنگ)
مطبوعات انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

علم وراثت، علم دین کے اس شعبے کا نام ہے کہ جس کا تعلق میّت کی متروکہ جائداد کی تقسیم سے ہے - اس علم کی فضیلت اس بات سے ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دین کا آدھا علم قرار دیا ہے -

تقسیم وراثت بمطابق فقہ حنفیہ پر عربی، فارسی، اردو و انگریزی میں آج تک متعدد کتابیں لکھی جا چکی ہیں لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اس مضمون کی اتنی دینی و معاشرتی اہمیت کے باوجود عوام تو کجا، اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات بھی اس سے کما حقہ بہرہ ور نہیں ہو سکتے - فاضل مؤلف نے متعدد دینی کتب کی مدد سے زیرِ نظر کتاب تقسیم وراثت مفصل کی تالیف کی ہے -

اس کتاب کے مندرجہ ذیل اہم اجزاء ہیں -

۱- نقشہ تقسیم وراثت ۱۸" × ۲۶" سائز کے اس خوشنما رنگین نقشہ میں تقسیم وراثت کو اس طرح ترتیب دے کر بیان کیا گیا ہے کہ اس کی مدد سے معمولی تعلیم یافتہ حضرات روزمرہ کے ہر طرح کے مسائل متعلقہ تقسیم وراثت باسانی حل کر سکتے ہیں - اس نقشہ کی قیمت پچاس پیسے ہے -

۲- نقشہ اصول وراثت - اس نقشہ میں وراثت کے پیچیدہ ترین اصول و قواعد کو کچھ ایسے نرالے انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ ایک متوسط درجہ کا طالب علم ان کو باسانی سمجھ سکتا ہے - اس نقشہ کی قیمت بھی پچاس پیسہ ہے -

۳- خاکہ ذوی الارحام - اس نقشہ میں تقریباً ۱۲۵ وارثین کے درمیان تقسیم وراثت کی تشریح کی گئی ہے -

دوسری تصنیف تقسیم وراثت مجمل میں نقشہ تقسیم وراثت کے بجائے "جدول تقسیم وراثت" کی مدد سے سوالات حل کئے گئے ہیں - یہ کتاب دراصل تقسیم وراثت مفصّل کے حصہ اوّل کا خلاصہ ہے -

تیسری تصنیف تقسیم وراثت مجمل کا انگریزی ایڈیشن ہے اور اب تک سائیکلو سٹائیلڈ شکل میں ہے - اصل کتاب زیرِ طبع ہے -

ان کتب کو اسلامی تقسیم وراثت پر اپنی نوعیت کی بے نظیر تصانیف کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا - دینی و معاشرتی اہمیت کے اعتبار سے یہ کتب علمائے کرام، جج صاحبان، وکلاء حضرات، مالگزاری، یونین کونسلز، طلباء اور عوام کے لئے یکساں طور پر مفید ہے -

یہ کتب ڈائرکٹر محکمہ تعلیم راولپنڈی ریجن سے سکول و کالج کی لائبریریوں کے لئے منظور کی گئی ہے -

انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور -
راولپنڈی کے ہر بڑے کتب خانے اور ریلوے بکسٹال راولپنڈی، کیمبل پور، نوشہرہ اور پشاور سے مل سکتی ہیں -

بچوں کا صفحہ

استاد کا مقام

محمد خان جھنگ صدر

علم ہو یا کوئی فن، استاد کے بغیر اس کا سیکھنا مشکل بلکہ محال ہے۔ اس لئے داناؤں کا کہنا ہے کہ استاد کے بغیر ہر کام "کارِ بے بنیاد" کی حیثیت رکھتا ہے۔

اسلام نے تحصیلِ علم کو ہر مرد و زن کے لئے فرض قرار دیا ہے۔ ابن ماجہ کی حدیث طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ اس کی شاہد ہے۔ یہ اہم فریضہ بھی کسی اُستاد کے سامنے زانوئے ادب تہ کئے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا۔ لہٰذا جہاں طالب علم پر زور دیا گیا ہے وہاں علم سکھانے والے اُستاد کا مقام بھی اسلام نے متعین کیا ہے۔ حدیثِ ذیل اس کا واضح ثبوت ہے۔

"دنیا میں تمہارے تین باپ ہیں۔ ایک وہ جو تمہاری پیدائش کا سبب ہے دوسرا وہ جس نے اپنی لڑکی تمہارے نکاح میں دی۔ تیسرا وہ جس سے تم نے دولتِ علم حاصل کی۔ اور ان میں بہترین باپ تمہارا "استاد" ہے"۔ معلوم ہوا کہ استاد بمنزلہ باپ کے ہے اور اس کی تعظیم و تکریم از حد ضروری ہے۔ جس طرح خدا کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں اور خدا … کی ناراضگی میں ہے اس طرح دنیا و آخرت کی بہتری استاد کو راضی رکھنے میں ہے۔

ہمارے اسلاف کے دلوں میں استاد کی بہت قدر تھی۔ یہی سبب ہے کہ وہ دولتِ علم کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنے میں کامیاب ہوئے سچی بات تو یہ ہے کہ کسی کے دل میں استاد کی جتنی زیادہ عزت و وقعت ہوتی ہے اتنا ہی وہ دولتِ علم سے زیادہ بہرہ ور ہوتا ہے۔

علم و ہنر عموماً بچپن میں سیکھا جاتا ہے۔ اور یہی وقت اس کی تحصیل کے لئے موزوں اور مناسب ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ "طفولیت علم و ہنر کے لئے موضوع ہوتی ہے اور جوانی عمل کے لئے، پیری میں بجز گوشہ نشینی اور کچھ نہیں ہو سکتا"۔ بچپن میں بچے کی عادات و اطوار بنتی ہیں، کردار کی تشکیل ہوتی ہے۔ اس لئے ماحول اسے بہت متاثر کرتا ہے۔ اساتذہ اور والدین کا طرزِ عمل اس کے لئے ایک نمونہ ہوتا ہے۔ والدین خصوصاً والدہ تو بچوں پر بہت ہی مہربان ہوتی ہے۔ اساتذہ چونکہ مثل باپ کے ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ طلباء کو اپنے بچے سمجھتے ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت اسی نقطہ نظر سے کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ بچوں کی مثال "لوحِ سادہ برائے ہر نقش آمادہ" کی ہے اور ان کی آئندہ زندگی کا مدار ہمارے ماحول اور رویے کے پیدا کردہ خصائل پر ہے۔ وہ بچوں کو دل و جان سے زیادہ عزیز جانتے ہیں اور اپنی طرف سے یہ کوشش کرتے ہیں کہ بچے زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو کر اپنی زندگی کو سنوارنے کے قابل ہو سکیں۔

جب استاد کے دل میں شاگرد کے لئے اتنی ہمدردی اور شفقت ہوتی ہے تو شاگرد کا بھی فرض ہے کہ وہ استاد کو اپنا حقیقی خیرخواہ سمجھ کر اس کی بات کو مانے۔ اس کے دیئے ہوئے کام کو بروقت انجام دے۔ اس کا ادب و احترام کرے اور اسے کبھی شکایت کا موقع نہ دے۔ اس طرح استاد اور شاگرد میں ایک ایسا فروغ پذیر رشتہ قائم ہو جائے گا جو توڑنے سے نہ ٹوٹے گا اور روز بروز مضبوط ہوتا جائیگا یہی رشتہ اصلِ علم ہے۔ اس کی کمزوری تعلیمی معیار کی پستی کا باعث بنتی ہے۔ اس لئے اس کی استواری کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

قدرت نے ہر شخص کا مزاج ایک سا نہیں بنایا اور نہ ہی سب کو ایک سی ذہانت بخشی ہے۔ یہ اختلاف طبع اور تفاوتِ عقل کائنات میں رنگا رنگی پیدا کرتا ہے۔ اس سے رونقِ بزمِ دنیا ہے۔ لہٰذا اسے قدرت کی ناانصافی پر محمول کرنا حماقت ہے بعض بچے طبعاً کند ذہن ہوتے ہیں اور بعض ذہانت و ذکاوت رکھنے کے باوجود کام چور ہوتے ہیں۔ ایک استاد کے لئے ایسے بچے آفتِ جان ثابت ہوتے ہیں۔ اُس کی آتشِ غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ جس سے اُس کا جذبۂ رحم و کرم سرد پڑ جاتا ہے۔ وہ اولاً سخت سُست کہتا ہے۔ اور اگر یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہو تو وہ سخت خشمگین ہو کر عصا اٹھا لیتا ہے۔

استاد کی یہ سزا کسی عناد کی بنا پر نہیں ہوتی بلکہ تعمیری نقطۂ نگاہ سے ہوتی ہے، خوفِ سزا سے بھی طلباء کو کام کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے جو ان کی اپنی ذات کے لئے ہی مفید ہوتا ہے۔ لہٰذا طلباء کو استاد کی سزا بے حکمت نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ اسے اپنے لئے رحمت خیال کرنا چاہیئے۔ یہ استاد آخر ان کا بہی خواہ اور بزرگ ہے اس لئے اس کی سزا کو برا منانا سخت نادانی ہے۔

سچ پوچھو تو استاد کی مار والدین کے پیار سے بہتر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اول الذکر ہمیشہ تعمیری نتائج پیدا کرتی ہے مگر مؤخر الذکر بعض اوقات تخریب کا باعث بنتا ہے۔ والدین کے لاڈ پیار سے بچے عموماً بگڑ جاتے ہیں۔ ان کے عادات و اطوار میں بگاڑ اور کردار میں خرابی جنم لیتی ہے۔ وہ بڑے ہو کر والدین کی خدمت سے کنارہ کش رہتے ہیں اور اس طرح اپنی زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں لیکن استاد کی مار بلکہ صرف مار کے خوف سے بچوں میں احساسِ ذمہ داری، پابندیٔ وقت، بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار پیدا ہوتا ہے، جو نہ صرف بچوں کے لئے بلکہ ان کے والدین کے لئے بھی باعثِ فخر و اطمینان ہوتا ہے۔

جہاں تک اساتذہ کا تعلق ہے ان کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ بے جا سختی سے گریز کریں۔ اتنی سزا نہ دیں کہ جو بچے کی برداشت سے باہر ہو۔ بچوں کو ہمیشہ سخت سُست اور برا بھلا کہنے سے احتراز کریں کہ اس سے ان میں احساسِ کہتری جنم لیتا ہے جو بڑا نقصان دہ ہوتا ہے۔

اساتذہ فرض شناس، پابندِ وقت، خوش خلق دیانتدار اور اعلیٰ کردار کے مالک ہوں تو بچوں میں بھی یہ خصائل بہت جلد پیدا ہو جاتے ہیں۔ اثرِ صحبت سے کس کو انکار ہے، بے جان مٹی میں بھی پھول کی خوشبو سرایت کر جاتی ہے۔ انسان تو پھر انسان ہے اور پھر بچپن میں تو یہ ماحول ہی کردار کی تشکیل کرتا ہے۔ اساتذہ پر تعمیر ملک و قوم کی عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس سے عہدہ برآ ہونا خالہ جی کا گھر نہیں ہے جبتک کہ استاد احساسِ ذمہ داری کا حامل نہ ہو۔ یہ فریضہ کماحقہ انجام نہیں دے سکتا۔

خدا کرے ہماری قوم احساسِ زیاں کے جذبے سے ہمیشہ سرشار رہے تاکہ ہم میں اسلاف کے جوہر باقی رہ سکیں ؎

اس قوم سے جاتے نہیں اسلاف کے جوہر
جس قوم کو احساس ہو کچھ اپنے زیاں کا



۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء

۲۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

ٹیلیفون ۶۷۵۴۵
چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹/۹/۶۷-۷۶-۲-۹ DD مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء

کفر و دین

مضطر گجراتی

آشنا دو قوتوں سے ہے زمانے کا نظام / ایک کی منزل فنا ہے، ایک کی منزل دوام
ابتدائے آفرینش سے ہے ہر دو میں تضاد / ایک ہے صبحِ گلستاں، ایک ہے صحرا کی شام
کفر ہے ظلمت سراسر، دین ہے نورِ مبیں / نور کے آگے اندھیرا کر نہیں سکتا قیام
پھر بھی ہیں گرمِ عمل دونوں خلافِ یک دگر / حق براہِ امن، باطل بر سبیلِ انتقام
کفر و باطل کی مدد پر سامراجی قوتیں / دینِ حق کی پشت پر توحید کے سچے غلام
کفر کے ساز و نوا، تیر و تبر، توپ و تفنگ / دین کی تیغ و سپر، سوزِ یقیں، جذبِ تمام
کفر کی فوجیں بکثرت، دین کے لشکر قلیل / کفر کے مکّار قائد، دین کے غازی امام
کفر ہے ظلم و ضلالت، دین ہے فوز و فلاح / کفر ہے دار المصائب، دین ہے دار السّلام
کفر ہے حرف و حکایت، دین ہے عزم و دلیل / اُس طرف دنیا پرستی، اِس طرف مولا کا نام
کفر ہے شامِ بنارس، دین ہے صبحِ حرم / اُس طرف جھوٹے تکلّف، اِس طرف فطری نظام
کفر الحادی تصوّر، دین الہامی سرور / اُس طرف گنگا کے جرعے، اِس طرف کوثر کے جام
کفر کے فکر و نظر کی انتہا لات و منات / دین کے علم و خبر کی انتہا ربِّ انام
کفر کے دیدہ وروں کی نفس کے ہاتھوں میں باگ / دین کے دانشوروں کی عشق کے بس میں زمام
کفر کی بھیڑوں کو ہے تقلید کا مسلک روا / دین کے شیروں پہ ہے اغیار کا لقمہ حرام
کفر نقّالی پہ زندہ، دین ہے اصلِ حیات / کفر کو صورت سے مطلب، دین کو سیرت سے کام
کفر ہنگامی صدا ہے، دین اِک تحریک ہے / جسم سے اُس کا تعلق، روح میں اس کا خرام
کفر کا سرمایۂ تخلیق "بولہبوں کی بھیڑ" / دین کی کامل تریں تصویر ہیں خیر الانامؐ

کس کے پیچھے چل رہے ہیں، کون سی منزل میں ہیں
سوچ لیں خود ہی ذرا تہذیبِ حاضر کے امام

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا